Vol. II
No. 7



Tuesday,
26th August, 1954.

HYDERABAD LEGISLATIVE ASSEMBLY DEBATES
Official Report

PART II—PROCEEDINGS OTHER THAN QUESTIONS AND ANSWERS

CONTENTS

Note :—* at the commencement of the speech denotes confirmation not received.

GOVERNMENT PRESS
HYDERABAD-DN
1955

THE HYDERABAD LEGISLATIVE ASSEMBLY

THURSDAY, THE 26TH AUGUST, 1954

The House met at Half Past Two of the Clock

[Mr. Speaker in the Chair]

Questions and Answers

(*See Part* I)

L. A. Bill No. XVIII of 1954, the Hyderabad Abolition of Inams Bill, 1954

Mr. Speaker : Let us take up the Abolition of Inams Bill. The hon. Revenue Minister may kindly conclude his reply by 3-30 p.m.

منسٹر فار فارسٹ اینڈ ریوینیو (شری کے - وی - رنگا ریڈی) :— اسپیکر سر - کل میں اس بل کے سلسلہ میں کہہ رہا تھا کہ معاوضہ دینا چاہئے یا نہیں دینا چاہئے - بعض اجرائیوں کے متعلق میں نے صراحتاً بیان کیا ہے اور بعض اجزاء جو رہ گئے ہیں انکے متعلق میں اس وقت جواب دونگا - ایک آنریبل ممبر نے فرمایا کہ اگر انعامداروں کا حق تسلیم کیا جائے تو دستور کے تحت معاوضہ دینا پڑیگا اس وجہ سے انکے کسی حق کو تسلیم کرنے کی ضرورت ہی نہیں ہے - جب ہم حق کو تسلیم نہ کرینگے تو معاوضہ دینے کی ضرورت بھی نہوگی - مگر یہ استدلال میری سمجھ میں نہیں آیا - کسی کا حق دوسرے شخص کے تسلیم کرنے یا نہ کرنے پر منحصر نہیں ہوتا - اگر فی الواقعی اس کا حق ہے تو وہ رہتا ہے بغیر اسکے کہ اسے کوئی تسلیم کرے یا نہ کرے - جیسا کہ کل میں نے کہا جائداد منقولہ وغیرمنقولہ اور انکے حقوق کیلئے معاوضہ دینا لازم آتا ہے -

श्री. व्ही. डी. देशपांडे (अिप्पागुडा) :—क्या अिस तरह से जब आप अेक हक देते हैं तो अुसकी कीमत लेना जरूरी है या नहीं ?

شری کے - وی - رنگا ریڈی :— ہم حق نہیں دیرہے ہیں بلکہ حق لے رہے ہیں - اور جب ہم حق لے رہے ہیں تو اسکا معاوضہ دینا یا نہ دینا اسکی بحث ہے - جہاں کہیں آپ کسی کو اپنا حق دیتے ہیں تو اسکا معاوضہ بھی لینے کا آپکو حق ہوتا ہے - جو استدلال میں کررہا ہوں وہ یہ ہے کہ اگر آپ کسی کو اپنا حق دیتے ہیں تو آپ اسکا معاوضہ لینے کے مستحق ہونگے - قولداروں کو ہم قبضہ کے کامل حقوق

دیۓ ھیں تو ان سے معاوضہ لینے کے مکمل پراویژنس (Provisions) رکھے ھیں - آپ اسکو ھر ایک کلاز میں ترمیات پر بحث کے وقت ملاحظہ فرمائینگے -

ایک آنریبل ممبر نے یہ فرمایا کہ چونکہ انعامدار اور دیشمکھ سمستان کے لوگ ھیں جنھوں نے جنگ آزادی میں حصہ نہیں لیا اس وجہ سے انکو معاوضہ دینے کی کوئی ضرورت نہیں - میں نہیں سمجھتا کہ جنگ آزادی کا اس معاوضہ سے کوئی تعلق ھے - جنگ آزادی میں حصہ لینے والوں کو آپ انعام دینا چاھتے ھیں تو دیجئے لیکن اسکا اوس سے کوئی تعلق نہیں ھے - اس قانون کا تعلق صرف یہ ھے کہ کسی کا انعام لے رھے ھیں تو اسکو معاوضہ دینا یا نہیں - اس تعلق سے آپ غور کرینگے تو اون استدلالات کے پیش نظر جنکو میں نے پہلے ھی پیش کیا ھے آپ معاوضہ دینے پر مجبور ھونگے -

ایک اعتراض یہ بھی کیا گیا ھے کہ انعامداروں نے اپنے قبضہ کے حقوق اس سے پہلے دوسروں کے (، میں منتقل کئے ھیں اس وجہ سے انعامداروں کو کوئی معاوضہ دینے کی ضرورت نہیں ھے - میں سمجھتا ھونکہ اسکا جواب میں مختلف ضمنوں میں دے چکا ھوں - انعامداروں کے دو قسم کے حقوق ھیں جیسا کہ میں نے کل کہا - ایک تو استفادہ آمدنی بلا ادائی مالگزاری اور دوسری آراضی کو قبضہ میں رکھکر اوس سے استفادہ کرنا اگر وہ پٹہ کا حق منتقل کرتا ھے تو استفادہ آمدنی کا معاوضہ دینے پر مجبور ھیں - اسطرح حقوق کا اس قانون میں معاوضہ مقرر کیا گیا ھے - محاصل سے مستفید ھونے کا جو حق ھے اسکا معاوضہ دینا لازمی ھے -

ایک اعتراض یہ بھی کیا گیا ھے کہ جاگیرات جو برخاست ھوچکی ھیں ان میں جو انعامی اراضیات تھیں انکا معاوضہ دیا جاچکا ھے اسلئے اب انکا معاوضہ دینے کی ضرورت نہیں - یہ بنیادی طور پر غلط اعتراض ھے اس وجہ سے کہ جاگیری اراضیات انعام کا معاوضہ جاگیرداروں کو نہیں دیا گیا ھے - جاگیر داروں کو جو معاوضہ دیا گیا ھے وہ دہ سالہ آمدنی کا سرشکن کرکے دیا گیا ھے - معافی کے انعامات جاگیرات میں ھوں تو دہ سالہ آمدنی کے محاصل میں ان انعامات کا محاصل شریک نہیں ھوا ھے - اس لحاظ سے جاگیری انعامات کے بابتہ کوئی معاوضہ جاگیرداروں کو نہیں ملا - یہ انعامات جاگیرات کے ابالیشن (Abolition) کے پہلے سے اور ابالیشن کے بعد بھی بحال رھے ھیں - اب ھم انھیں لے رھے ھیں - ختم کررھے ھیں - تو ان انعامات کا معاوضہ بھی مثل اراضیات انعامی خالصہ کے آپ کو دینا چاھئے - اس تعلق سے اراضیات انعامات خالصہ و جاگیرات میں کوئی فرق نہیں ھوسکتا -

یہ اعتراض کیا گیا کہ سیریات انعامات کے متعلق نہ منتخب ھیں نہ اسناد ھیں - ایسی اراضیات کا معاوضہ کیوں دیا جانا چاھئے - ھم نے اس میں کہیں بھی ایسا پراویژن نہیں رکھا ھے کہ اگر منتخب یا سند نہو اور والیان سمستان یہ کہیں کہ یہ پیرا انعام ھے تو انہیں بھی معاوضہ دیدیا جائے - ھم نے ایسا نہیں رکھا ہے معاوضہ کا سوال تو اسی وقت پیدا ھوتا ھے جب کہ انعام مسلمہ ھو - اگر انعام میں

کچھ نزاع ہوتو عہدہ‌دار مجاز اسکی تحقیقات کریگا - اگر انعام ہونا صحیح ہوتو معاوضہ کا سوال پیدا ہوگا اور اگر صحیح نہیں ہے تو یہ قانون اس سے متعلق نہوگا اور معاوضہ کا سوال پیدا نہوگا . . . . . .

شری ایم - رام ریڈی (ونپرتی) :— اگر کوئی انعامدار اپنا انعام انضمام جاگیرات سے قبل ہی بیچ لیا ہوتو اس سے متعلق کیا کیا جائیگا ؟

شری کے - وی - رنگا ریڈی :— اس کا جواب میں پہلے دے چکا ہوں - غالباً آپ کی توجہ اس وقت اس طرف نہیں تھی - میں اس وقت دوسرے ہی مسئلہ کو آپ کے سامنے پیش کررہا ہوں -

جاگیرات میں والی سمستان انعام کے دعویدارہوں اور انکے پاس منتخب یا سند نہو تو ایسے لوگوں کو معاوضہ دینا چاہئے یا نہیں اس کا میں جواب دے رہا ہوں - اس کے متعلق اس میں ایسا کوئی پراویژن نہیں ہے کہ کوئی شخص مسلمہ انعامدار نہو تو محض اس شخص کے یہ کہنے سے کہ میں انعامدار ہوں مجھے معاوضہ دیا جائے اس شخص کا حق تسلیم کیا جائے - ایسا سوال تحقیقات طلب ہو جاتا ہے - اسکے انعام دار قرار پانے کی صورت میں ہی معاوضہ کا سوال پیدا ہوتا ہے - یہ سوال کیا گیا ہے کہ اگر انعامدار اس سے پہلے ہی اپنا قبضہ فروخت کرلیا ہو ، ابالیشن آف جاگیرس سے پہلے یا بعد کسی زمانے میں ایسا کیا ہوتواسکو معاوضہ دینا چاہئے یا نہیں - اسکی صراحت میں پہلے ہی کرچکا ہوں پھر بھی اب میں آپ کی معلومات کے لئے صراحت کرتا ہوں - قبضہ علحدہ چیز ہے اور انعام علحدہ چیز ہے - انعامدار قابض نہیں رہتا ہے تو وہ محاصل سے استفادہ کرتا ہے - ہم اس محاصل سے استفادہ کے حق کو لے رہے ہیں تو ہم اسی کا معاوضہ اسکو دینگے - قبضہ کا معاوضہ وہ پہلے حاصل کرچکا ہے - اسلئے قبضہ کا معاوضہ اسے دینے کی ضرورت نہیں ہے . . . . .

شری کے - وی - رام راؤ (چنا کونڈور) :— کیا آنریبل منسٹر کو یہ بھی معلوم ہے کہ منتقل الیہ جملہ اراضی عطا نہیں کرتا وہ کچھ حصہ محاصل کی معافی عطا کرتا ہے ؟

شری کے - وی - رنگا ریڈی :— اگر منتقل الیہ محاصل ادا نہیں کرتا تو اسکے معنی یہ ہیں کہ وہ انعام کو منتقل کیا ہے صرف قبضہ کو منتقل نہیں کیا ہے - منتقلی کی دو صورتیں ہیں - انعام کی منتقلی کی ممانعت ہے جبتک کہ عطا کنندہ کی اجازت نہ لی جائے - قبضہ کی منتقلی کے لئے اجازت کی ضرورت نہیں ہے - اگر کوئی انعام منتقل کیا گیا ہے تووہ ناجائز ہے - اسکو اس قانون کے اغراض کے لئے بھی انعامدار تسلیم نہیں کرینگے - کسی غرض کے لئے بھی تسلیم نہیں کرینگے - بجز اسکے کہ وہ معطی کی اجازت سے منتقل کیا ہو -

شری کے - وی - رام راؤ :— میرا اعتراض یہ تھا کہ منتقل الیہ . . . . . .

Mr. Speaker : No interruptions please. Let him proceed.

Shri K. Venkatrama Rao rose in his seat.

Mr. Speaker : Order, order. No interruptions. The hon. Minister has to conclude his reply by 3-30 p.m.

Shri K. Venkatrama Rao : Let him not conclude. That does not matter.

Mr. Speaker : He has to conclude. Order, order.

Shri K. Venkatrama Rao : I am posing a definite problem and he is not answering it.

Mr. Speaker : That does not matter.

شری کے - وی - رنگا ریڈی :- ایک اعتراض یہ کیا گیا کہ سنہ ۱۳۵۹ف اور سنہ ۱۳۶۰ف میں بہت سے انعامات شریک خالصہ کئے گئے - انکے معاوضے کسطرح ادا کئے جائینگے - اسکا جواب صاف ہے - اس سے پہلے اگر انعام شریک خالصہ ہو گیا ہے تو یہ قانون اس سے متعلق نہوگا - وہ پٹہ ہو گیا ہے - اس سے قانون مالگزاری کے احکام متعلق ہونگے - اراضی انعام لینے اور معاوضہ دینے کا سوال پیدا نہیں ہوتا ہے - اس قانون سے پہلے وہ شریک خالصہ ہوچکے ہیں تو وہ ملک سرکار ہوچکے ہیں - اس لحاظ سے اس پر قانون مالگزاری کے احکام متعلق ہونگے - اس طرح اب تک میں معاوضہ کی صراحت کرچکا ہوں -

یہ سوال کیا گیا کہ قولدار کے نام اراضی انعام کا پٹہ کرنے کی کارروائی کیجائے تو معاوضہ کس قولدار سے لینا چاہئیے مگر اس بارے میں کوئی کافی روشنی نہیں ڈالی گئی - میں اس کے متعلق اتنا ہی کہنا کافی سمجھتا ہوں کہ قولدار کے چار اقسام اس قانون میں بیان کئے گئے ہیں - ایک قولدار جو قدیم قولدار سمجھا جاتا ہے اس کے نام بلا معاوضہ اراضی پٹہ کرنے کے احکام اس قانون میں ہیں - کیونکہ وہ پہلے سے حقوق پٹہ حاصل کرچکا ہے - دیگر تین قسم کے قولدار ہیں - ایک پرمیننٹ ٹیننٹ (Permanent tenant) دوسرے محفوظ قولدار اور تیسرے عارضی قولدار - اگر ہم ان تینوں پرغور کریں تو معلوم ہوگا کہ پرمیننٹ ٹیننٹ کو مستقل حقوق حاصل ہو چکے ہوتے ہیں - محفوظ قولدار کو بعض شرائط کے تحت حقوق قبضہ حاصل ہوتے ہیں - معاوضہ دینے کی صورت میں قولدار قولی اراضی کا مالک ہو جائے گا - عارضی قولدار ہو تو اوسکو مستقل حقوق قبضہ حاصل نہیں ہوتے اس لحاظ سے اسکو محفوظ قولدار سے کچھ زیادہ معاوضہ دیکر اراضی کا مالک بننا پڑیگا - اس اصول کو ٹیننسی ایکٹ میں بھی مان لیا گیا ہے - اس لئے یہاں بھی ماننا ضروری ہے - مقصد یہ ہے کہ کاشتکار اراضی کا قطعی مالک بن جائے تاکہ وہ اراضی کو اپنی ملک سمجھتے ہوئے زیادہ سے زیادہ پیداوار پیدا کرے - اسی اصول کو مانکر ہم نے ہر قولدار کو پٹہ دار بنانے کے احکام قانون ٹیننسی میں رکھے ہیں - اسلئے اس قانون میں بھی ہر قولدار کو پٹہ دار بنانے کے احکام رکھے ہیں - ان وجوہ کے تحت قولدار کو پٹہ دار بنانے کی ضرورت ہے -

ایک اور اعتراض یہ کیا گیا کہ انعامدار کی تعریف میں حصہ دار کوشامل کرنے کی کیا ضرورت ہے ۔ ہم نے قانون میں یہ رکھا ہے کہ زمین واپس لینے کی اغراض سے یا کسی اور غرض سے یا معاوضہ دینے کی غرض سے انعامدار اور حصہ دار کو وہی حقوق حاصل ہونگے جو حقوق اراضیات پٹہ میں قانون قولداری کی رو سے انہیں دئے گئے ہیں ۔
اگر قانون قولداری میں حصہ دار کو قولداروں سے زمین واپس لینے کا حق دیا گیا ہے تو اس میں بھی دیا گیا ہے۔ ہم نے دونوں میں کوئی فرق نہیں رکھا ہے ۔ ہم نے یہاں کوئی جدید قاعدہ نہیں رکھا ہے۔ آپ تفصیلی احکام ملاحظہ کرینگے تو معلوم ہو جائیگا کہ کیا فرق ہے ۔ اراضی واپس لینے کے تعلق سے آپ دیکھینگے تو معلوم ہوگا کہ جہاں خاندان مشترکہ ہے ہر ممبر کو ایک فیملی ہولڈنگ کی حد تک اپنے قبضے میں رکھنے کا استحقاق ہے خواہ ساڑھے چار فیملی ہولڈنگ سے بڑھ جائے یا اسی حد تک ہو ۔ بر خلاف اس کے منقسمہ خاندان ہے تو ہر ممبر کے لحاظ سے نہیں دیکھا جائیگا بلکہ ہر مالک کے لحاظ سے دیکھا جائے گا ۔ خواہ وہ حصہ دار ہونے کی حیثیت سے مالک ہو یا پٹہ دار کی حیثیت سے ہو ۔ اس خصوص میں پٹہ دار کے احکام اور انعامدار کے احکام کے لحاظ سے مالک اور قابض ان دونوں کے تعلقات کو مشخص کرنے کے لئے دونوں کے لئے یکساں احکام رکھے گئے ہیں۔ ان دونوں میں کوئی فرق نہیں رکھا گیا ہے ۔

اس جزو کے متعلق کافی بحث کی گئی کہ ساڑھے چار فیملی ہولڈنگ دینے کی حد تک جو اجازت رکھی گئی ہے وہ اراضی یا خود اس کے کاشت کی دیں گے یا قولدار جس پر کاشت کرتا تھا وہ دیں گے ۔ ہم نے صاف احکام وضع کئے ہیں ۔ اور یہ قولداروں کے لئے زیادہ مفید ہیں ۔ ہم نے یہ رکھا ہے کہ اگر اس کے قبضہ میں انعام کی زمین ہو یا پٹہ کی زمین ہو اور دونوں ملا کر ساڑھے چار فیملی ہولڈنگ ہو جائیں تو وہ ذاتی کاشت میں رہیگی ۔ اگر یہ زمین ساڑھے چار فیملی ہولڈنگ نہ ہوتی ہو تو اس کی بھر پائی کے لئے ہم نے مختلف مدارج رکھے ہیں ۔ ہم نے اس بات کی کوشش کی ہے کہ حتی الامکان قولدار بے دخل نہ ہو ۔ یا زیادہ معاوضہ کے لالچ میں کسی شخص کو بے دخل کرنے کی کوشش نہ کی جائے ۔ کیوں کہ اراضیات پٹہ کے تعلق سے زیادہ معاوضہ ملنے کا امکان ہے ۔ اس میں انعام دار کو کم معاوضہ ملنے کا امکان ہے ۔ اس لئے قولدار سے زمین واپس لینے کا امکان پیدا ہوتا ہے ۔ ہم نے اس کے لئے یہ مدارج رکھے ہیں کہ پہلے پٹہ کے قولداروں سے وہ اراضی لے ۔ تاکہ اس کا زیادہ معاوضہ لینے کی نیت سے دوسرے کو بے دخل نہ کرے ۔ اس لئے ہم نے یہ لازم گردانا ہے کہ اس کے پاس تین فیملی ہولڈنگ سے بڑھکر نہ ہو اولا پٹہ کی اراضیات قولداروں سے وہ تین فیملی ہولڈنگ تک لے لے ۔ اس شرط کے تحت کہ ہر قولدار کے پاس ایک بیسک ہولڈنگ چھوڑے ۔ اگر پٹہ کے قولداروں سے اتنی اراضی وصول نہ ہو تب اس کو ایسی اراضی دی جانی چاہئے جو مزروعہ نہ ہو ۔ افتادہ ہو ۔ اگر اس میں بھی گنجائش نہ ہو تو اس قولدار سے اراضی لیں جو عارضی ہو ۔ اگر اس طرح بھی پورا نہ ہو تو محفوظ قولدار سے ۔ اس کے بعد بھی نہ ہو تو پرمیننٹ قولدار سے اس طرح مدارج رکھے

گئے ھیں ۔ تاکہ قولداروں کو کم سے کم نقصان پہنچے ۔ اس طرح ساڑھے چار فیملی ھولڈنگ وتین فیلی ھولڈنگ ھم نے تکمیل کردی ھے اسی خصوص میں اس اصول کو ھم نے اس میں بھی مان لیا ھے جو ٹیننسی میں مان لیا گیا ھے ۔ قانون ٹیننسی کے تحت جو زمین ملتی ھے اس کو شامل کرتے ھوئے انعام کی زمین بھی ساڑھے چار فیملی ھولڈنگ تک آنی چاھئے ۔ اس سے بڑھکر لینے کا حق نہوگا ۔ اس کی احتیاط اس میں رکھی گئی ھے ۔

اس کے بعد بلوتہ داروں کے انعامات کے متعلق شد و مد سے کہا گیا ۔ ھم نے بلوتہ داروں کو جو فائدہ پہنچانے کی کوشش کی ھے اس کے بارے میں کہا گیا کہ اس کا مطلب یہی نکلیگا کہ ھم ان سے بیٹی یا بیگاری لینا چاھتے ھیں ۔ یہ بالکل غلط خیال ھے ۔ آنریبل ممبر جنھوں نے ایسی بحث کی وہ سابق میں ھمارے ساتھ کام کرتے تھے ۔ ھمارے سامنے ایسی کئی گشتیات اور احکام آئے تھے ۔ اور عوام کے سامنے اس کی تشہیر کرنے اور انہیں سمجھانے کی کوشش کی گئی تھی ۔ لیکن اس کے بعد یہ کہنا کہ ان سے بیگاری لینے کے لئے انعام بلوتہ کو بحال رکھا گیا ھے اور اس سے بیٹی بیگاری جاری رھے گی یہ درست نہیں ھے ۔ انعام جو بلوتہ داروں کو دئے گئے ھیں ان میں خود یہ شرط ھے کہ کسی خدمت کو انجام دینے کی ضرورت نہیں ھے ۔ مشروط صرف اس حد تک ھے کہ ان پرگاؤں میں رھنا لازمی ھے ۔ جس گاؤں میں انعام دیا گیا ھے اسی میں رھکر وہ اپنی زندگی بسر کریں ۔ اگر یہ شرط بھی آپ کو منظور نہیں ھے تو ھم ان پر جبر نہیں کرسکتے ۔ ھم ان سے انعام اس لئے واپس نہیں لے رھے ھیں کہ وہ غریب لوگ ھیں اور وہ انعام سے مستفید ھوں ۔ غالباً ۲۶ ف یا ۲۷ ف میں (مجھے صحیح سنہ یاد نہیں میں اسے دریافت کروایا ھوں) یہ ھوا کہ ......

مسٹر اسپیکر :- آپ شاید کچھ اور وقت لیں گے ۔

شری کے ۔ وی ۔ رنگا ریڈی :- ھاں ۱۰-۱۵ منٹ میں ختم کئے دیتا ھوں ۔

Mr. Speaker: It is now 3-30 p.m, and we adjourn for election. Ballot papers and Ballot Box are in the Editor of Debates' room. I appoint Shri Nivasekar and Shri B. D. Deshmukh as scrutineers.

The House then adjourned for voting and recess till Half Past Five of the Clock.

The House re-assembled after Voting and Recess at Half Past Five of the Clock.

[*Mr. Speaker in the Chair*]

Election of Members to the Senate of Osmania University

مسٹر اسپیکر :- الکشن کے بارے میں جو رولس ھم نے بنائے ھیں اس کا رولہ نمبر (۱۰) یہ ھے کہ

"At the close of the poll, the box shall be brought to the House and the Speaker shall appoint, from among the members two scrutineers who shall not be candidates, their proposers or seconders. The scrutineers shall count the votes."

مطلب یہ ہے کہ باکس ہاؤز میں لانا چاہئیے - اس لئے باکس (Box) کھولا نہیں گیا ہے - وہ باکس یہاں لایا گیا ہے - پیپرس (Papers) کی کونٹنگ (Counting) رول کے لحاظ سے یہاں ہوگی - کیانڈیڈیٹ دیکھ سکتے ہیں کہ باکس برابر ہے یا نہیں -

(Pause for Counting Votes)

Mr. Speaker : The results are as follows :

1.	Shri Phoolchand R. Gandhi	84
2.	Smt. Shajahan Begum	84
3.	Shri K. Venkatrama Rao	84
4.	Shri Veerendra Patil	83

I declare the above four candidates as elected.

Shri A. Lakshmi Narsimha Reddy (Wardhannapet) : How many votes were polled by the other candidates ?

Mr. Speaker : Shri V. D. Dshpande .. 66
Shri Syed Akhtar Hussain .. 66

There were only six candidates and they polled votes as above. Now, Shri K. V. Ranga Reddy will continue his speech.

L. A. BILL NO. XVIII OF 1954, THE HYDERABAD ABOLITION OF INAMS BILL, 1954

شری کے - وی رنگا - ریڈی :— اسپیکر سر - بلوتہ داروں کے تعلق سے میں کہہ رہاتھا بلوتہ داروں کے انعام اسوجہ سے ابالش نہیں کئیے گئے کہ ان سے یٹی لینا حکومت کا مقصد ہے - در اصل یہ بات نہیں ہے - جو انعامات ان کو دئے گئے ہیں وہ کسی خدمت کے معاوضہ میں نہیں دئے گئے بلکہ یہ شرط ان پر رکھی گئی ہے کہ وہ گاؤں میں اپنی سکونت مستقل طور پر رکھیں - اسکے سوا ان سے خدمت لینا اس انعام کے معاوضہ میں داخل نہیں ہے - چنانچہ جو گشتی اسکے متعلق ہے اس میں مشروط الخدمت کیوں رکھا گیا ہے اس میں وضاحت کی گئی ہے - اس کی موجودگی میں کوئی شک آنریبل ممبرس کو نہ کرنا چاھئیے - میں معتمدی سال کی گشتی مورخہ یکم دے سنہ ۱،۳۳۲ فصلی کا فقرہ ۴ ھاؤس کی معلومات کےلئیے پڑھکر سناتا ہوں ۔

"... شرط یہ ہے کہ جس معاوضہ کے لئے انعام ہیں وہاں مستقل سکونت رکھی گئی۔ سکونت مستقل ترک کریں تو انعام مسدود اور دوسرے ساکنان اور پیشہ انجام دینے والوں کو دیا جائیگا ۔ "

اس لحاظ سے شرط صرف یہ ہے کہ گاؤں میں مستقل سکونت رکھیں ۔

شری مادھو راؤ نرلیکر (ہنگولی ۔ محفوظ) :- کیا اسکے معنی یہ ہیں کہ اسکا انہیں دوامی انعام ہے ۔

شری کے ۔ وی ۔ رنگا ریڈی :- ہاں شرط خدمت اس حد تک ہے کہ گاؤں میں رہیں ورنہ انعام باقی نہیں رہیگا ۔ کیونکہ گاؤں میں رہنے کی صورت میں عہدہداروں کو معاوضہ دیکر ان سے خدمت لینے کا موقعہ حاصل رہتا ہے ۔ اس لئے یہ انعام دئے گئے ہیں اور اسی کے معنی بلوتہ کے ہیں ۔ اس کے باوجود بھی انعام قائم رہنے سے پٹی کا اندیشہ ہو تو وہ اس سے دستبردار ہوسکتے ہیں ۔ اگر وہ وہاں سکونت رکھتے ہیں تو معاوضہ لیکر عہدہ داروں کے ورود کے وقت خدمت انجام دیسکتے ہیں ۔ اسکے علاوہ ایک اور گشتی جسکو میں ڈھونڈا اور جو آندھرا کانفرنس کے وقت نکلی تھی وہ نہیں ملی ۔ عہدہدار بلامعاوضہ خدمت لیتے ہیں ایسا نہیں ہے ۔ عہدہداروں کو ایسی ہدایت کیگئی ہے ۔ اور معاوضہ کی شرح بھی مقرر کی گئی ہے ۔ لیکن یہ شرح اس زمانہ کے لحاظ سے مقرر کی گئی تھی جس زمانہ میں کہ گشتی جاری ہوئی ۔ اب حکومت کے سامنے یہ مسئلہ پیش ہے کہ بلوتہ داروں کو جنکے انعام ہیں وہ اور سیت سندھی اور نیرڑی وغیرہ کا طریقہ مسدود کرکے نقد معاوضہ دیا جائے ۔ یعنی عہدہدار جسوقت دورہ پر جائیں وہ انکی خدمت کریں اور اونکے لئے باضابطہ تنخواہ مقرر ہو ۔

شری اے ۔ گروا ریڈی (سدی پیٹھ) :- One Clarification, Sir. (Services useful to the Community) کے کیا معنے ہیں؟ منسٹر صاحب اسکو اکسپلین (Explain) کریں ۔

شری کے ۔ وی ۔ رنگا ریڈی :- میں تفصیل سے بیان کرچکا ہوں ۔ اسکے بعد بھی آپ معلوم کرنا چاہتے ہیں تو میں دو بارہ بیان کرتا ہوں ۔ خدمات اس حد تک ہیں کہ گاؤں میں رہیں ۔

شری اے ۔ گروا ریڈی :- گاؤں میں دوسرے لوگ بھی رہتے ہیں کیا ان سب کو گاؤں میں رہنے کے لئے معاوضے دئے گئے ہیں ؟

شری کے ۔ وی رنگا ریڈی :- دوسرے لوگ گاؤں میں رہ بھی سکتے ہیں اور نہیں بھی ۔ لیکن ان لوگوں پر یہ ذمہداری ہے کہ وہ گاؤں میں رہیں اور جسوقت عہدہدار آتے ہیں معاوضہ لیکر خدمت کریں ۔ یہ پابندی ان پر ہے ۔ اب حکومت کے سامنے یہ مسئلہ آیا ہے کہ یہ طریقہ مسدود کرکے انکو نقد تنخواہیں مقرر کیجائیں ۔ بہت عرصہ پہلے اس کا تصفیہ ہوجاتا لیکن ہم دیکھ رہے ہیں کہ جو تنخواہیں موجودہ زمانہ کے لحاظ سے ہم

مقرر کرنا چاھتے ھیں وہ اسقدر بڑھ جارھی ھیں کہ تقریباً پورے مواضعات کی زرمالگزاری آنکی تنخواھوں میں چلی جائیگی ۔ اس لحاظ سے کہ پوری زرمالگزاری بھی خرچ نہو اور دورہ کے وقت خدمت کرنے کے لئے بلوتہ‌دار بھی وھاں موجود رھیں یہ چیز ابھی زیر غور ھے ۔ انکا نام بلوتہ دار رکھیں یا انکو معمولی کچھ ملازمین بنادیں ۔ جو بھی نام ھو وہ رکھا جائیگا لیکن یہ مسئلہ حکومت کے سامنے ھے ۔ میں آپ کو بتلاتا ھوں کہ اگر خدمت لینے کے صلہ میں یہ انعام دینا سمجھ رھے ھیں تو یہ غلط ھے ۔ ھم تو معاوضہ دیکر خدمت لینا چاھتے ھیں ۔ اگر اسکے باوجود بھی وہ بلا معاوضہ خدمت انجام دیتے ھیں تو یہ آپ صاحبین کی عدم توجہی کا نتیجہ ھے ۔ آپ انہیں سمجھائیں کہ بلا معاوضہ خدمت انجام دینے کی ضرورت نہیں ھے ۔ اور اگر وہ سمجھکر بھی ایسا کرتے ھیں تو اسکا علاج نہیں ھے ۔ ھم تو قانون میں جو احکام درج کرتے ھیں اسکی وجہ سے کسی پر ناجائز ذمہ‌داری عائد نہیں کرتے ۔ جیسا کہ آپ کہہ رھے ھیں بیٹی کرنے کی ذمہ داری ان پر نہیں ھے ۔ احکام پہلے سے موجود ھیں اب اس قانون میں بھی مشروط الخدمت انعام کے تحت بھی ذمہ‌داری عائد نہیں کی گئی ھے ۔ آپ اس میں کہیں بھی یہ نہیں بتلاسکیں گے کہ انعام بلوتہ داری جاری رکھنے سے انپر ذمہ‌داری عائد کی گئی ھے ۔ کوئی ایسا دفعہ نہیں ھے ۔ ان سے بیٹی لینے کا سرکارکو حق حاصل ھوتا ھے یا ان پر بلا معاوضہ کام کرنے کی ذمہ‌داری عائد ھوتی ھو صحیح نہیں ھے ۔ بلکہ یہ انکے فائدہ کے لئے ھے ۔ اگر آپ یہ کہتے ھیں کہ ان سے انعام کی زمین لے لیجئے تو بجائے اسکے کہ انکو فائدہ پہونچے نقصان ھوگا ۔

شری مادھوراؤ نرلیکر ۔ کیا یہ صحیح ھے کہ گاؤں میں رھنے والوں سے زبردستی کام لیا جاتا ھے ؟ انہیں مجبور کیا جاتا ھے کہ کام کریں ۔

مسٹر اسپیکر :— آنریبل منسٹر نے کہدیا ھے کہ ذمہ‌داری ان پر نہیں ھے ۔

شری مادھوراؤ نرلیکر :— میرا سوال یہ ھے کہ کسی کا کوئی کام نہ کریں توانہیں مارپیٹ کیجاتی ھے ۔ کیا یہ صحیح ھے ؟

مسٹر اسپیکر :— زبردستی نہیں کیجاتی ۔

شری یل ۔ ین ۔ ریڈی (وردھنا پیٹھ) :— ایسے مقدمات دائر کئے گئے ھیں ۔

مسٹر اسپیکر :— تو خارج ھوجائینگے ۔ (Laughter)

شری یل ۔ ین ۔ ریڈی :— دیہات کے لوگوں کو کوئی اختیار نہیں ھے کہ زبردستی کام لیں ۔ اسکے بعد بھی مارپیٹ کرکے کام لیا جاتا ھے تو اسکے بارے میں کیا کارروائی ھوگی ؟

مسٹر اسپیکر :— مار پیٹ کرنے والے ذمہ دار ھونگے ۔

شری یل ۔ ین ۔ ریڈی :— اس قانون میں کیا سزا ھے میں پوچھنا چاھتا ھوں ۔

شری کے ۔ وی ۔ رنگاریڈی :— اسکا جواب یہ ہے کہ باوجود اسکے کہ قتل کرنا جرم ہے ۔ ڈاکہ ڈالنا جرم ہے قتل اور ڈاکے ہوتے ہیں ۔ اگر ایسی ہی خلاف ورزی یہاں بھی ہورہی ہے تو اسکی سزا دیجائیگی ۔ اگر آپ ایسا کوئی واقعہ بتائیں کہ ماربیٹ کرکے کام لیاجارہا ہے تو ایسے حکام کو سزا دیجائیگی اور کبھی انکے ساتھ رعایت نہیں کیجائیگی ۔

شری گوپال راؤ (پاکھال) :— ٹپہ بہی وغیرہ لیجانا آپ قانون کے تحت زبردستی سمجھتے ہیں یا نہیں ۔

شری کے ۔ وی ۔ رنگاریڈی :— یہی تو میں نے عرض کیا ۔ میں آپ کو ایک تمثیل بھی دیتا ہوں ۔ میرے گاؤں سے یعنی میری زراعت وغیرہ کے مقام سے ہریجن خطوط لیکر آتے ہیں ۔ میں مکان کے اندر آنے کے لئے کہتا ہوں تو وہ کہتے ہیں کہ ہم اندر آنا نہیں چاہتے ہم قدیم روایات کو چھوڑنا نہیں چاہتے ۔ وہ کہتے ہیں کہ آپ پڑھلکھکر چھوت چھات کے قائل نہیں رہے ہیں ۔ تلگو میں مجھ سے ایک آدمی بولا کہ ,, یہ نڑہ تری (اہودری زندگی) کی باتیں ہیں ۔ اس واسطے ایسا ہورہا ہے ،، ۔ اسلئے ہمیں یہ سمجھانا پڑیگا کہ چھوت چھات اب نہیں رہی ہے ۔ پولیس کے سررشتہ سے ایک گشتی جاری ہوئی ہمال کے سررشتہ سے بھی ایک گشتی جاری ہوئی ہے کہ ٹپہ بہی لیجانا بلوتہ داروں کا کام نہیں ہے ۔ بلکہ سیت سندھی کا کام ہے ۔ اسکے باوجود بھی اگر وہ لیجاتے ہیں تو یہ انکی قسمت ہے ۔ مگر ان سے کہا جاتا ہے کہ انکو ٹپہ نہیں لیجانا چاہئے ۔ اگر ان پر جبر کیا جائے تو حکام اسکے انسداد کے لئے موجود ہیں ۔ وہ انسداد کرینگے ۔ میں آپ کو ایک اور چیز بتلانا چاہتا ہوں ۔ بلوتہ داروں کے فائدہ کے لئے ایک حکم تھا کہ ہر کاشتکار اپنی پیداوار سے ایک خاص حصہ انہیں دے اور اگر نہیں دیتے تھے تو حکومت جبراً ان سے دلاتی تھی ۔ چنانچہ اسکی نسبت گشتی نشان (۳۸) بابتہ سنہ ۱۳۰۰ فصلی ہے ۔

,, اگر معلوم ہو کہ بلوتہ نہیں دیا گیا ہے تو فوراً دلادیں ۔ پٹیل پٹواری ذمہ دار ہیں کہ رعیت کی شکایت زبانی پر تصفیہ کرادیں ۔ اور تحصیلدار کے پاس سادہ کاغذ پر درخواست دینے کے لئے استثناء دیا گیا .... ,, وغیرہ ۔ جبراً انکو غلہ دلایا جاتا تھا ۔ اوس زمانہ میں یہ قیود عائد کئے گئے تھے ۔ لیکن اب تو یہ چیزیں ختم کردی گئی ہیں ۔ انہیں اب تو صرف یہ عمل کرنا ہے کہ بروقت دورہ عہدہ داران معاوضہ لیکر خدمت انجام دیں ۔ اگر وہ ایسا نہیں کرتے تو غلطی کرتے ہیں اور ہمیں اسکا انسداد کرنا چاہئے ۔ اب یہ کہنا کہ ان پر بیگاری کا لزوم عائد کیا جارہا ہے جبکہ قانون میں ایسا نہیں ہے تو یہ بے بنیاد ہے اور ایسا اندیشہ کرنے کی کوئی وجہ بھی نہیں ہے ۔

دوسری چیز دیولوں کے انعام سے متعلق کہی گئی ہے ۔ وہ یہ کہ دیول کے انعام قائم رکھنے سے کاشتکاروں پر ظلم ہوتا ہے ۔ مشروط الخدمت دیولات وغیرہ مستثنی کردئے گئے ہیں ۔ اس کا نتیجہ یہ ہے کہ اراضی انعام پر وقتاً فوقتاً زر لگان بڑھا سکتے ہیں اور اگر وہ نہیں دیتے ہیں تو دوسروں کو یہ زمینات دے سکتے ہیں ۔ یہ کیفیت اس وقت موجود ہے ۔ اتنا ہی نہیں بلکہ میں نے ہٹواڑہ میں دیکھا ہوں کہ وہاں ایک سالہ

کاشت کے لئے زمینات ہراج کی جاتی ہیں تو ان پر بڑی رقمیں آتی ہیں۔ میں اس پرغور کرتا ہوں تو دو متضاد چیزیں سامنے آتی ہیں ۔ ایک تو یہ کہ قولدار پر جبر نہو ۔ اپنے مقبوضہ اراضی پر کاشت کرنے کا موقع ملے اور دوسرے یہ کہ دیولات کے انعام کسی خاص آدمی کے استفادہ کے لئے نہیں ہیں ۔ بلکہ اسکی جو آمدنی آتی ہے اس کا ایک ثلث متولی کو دیا جاتا ہے اور دو ثلث رفاہ عام کے کاموں میں صرف کیا جاتا ہے ۔ رفاہ عام کے کاموں کے لئے زیادہ سے زیادہ آمدنی خرچ کرنا مستحسن ہے ۔ لیکن یہ دونوں چیزیں ایک دوسرے کے متضاد ہیں اور دونوں کی اغراض ایک دوسرے سے بہتر ہیں ۔ ایسی صورت میں کیا کرنا چاہیئے میں نے قولداران انعام کے متعلق قواعد مرتب کرنے کے لئے مجلس مال سے خواہش کی ہے ۔ وہ مرتب ہورہے ہیں اور اس میں دونوں چیزوں کا خیال رکھا جائیگا کہ قولداروں پرسختی نہ ہو لیکن معمولی قولداروں کے مقابلہ میں کچھ توسختی ہو گی ۔ مگر ایسی سختی نہ ہونی چاہیئے جو اس فائدہ سے زیادہ ہو جو رفاہ عام کے کاموں میں خرچہ ہونے سے ہوتی ہے ۔ یعنی زیادہ سے زیادہ منافعہ یا زرلگان جو بھی کہیئے اسکی رقم بھی آئے اور اس کے ساتھ ساتھ رفاہ عام کی ضروریات بھی پوری ہوں ۔ اس طرح کے بین بین قواعد مرتب کرنے کے لئے سونچا جارہا ہے ۔ میں بھی اس کو تسلیم کرتا ہوں کہ اسوقت کچھ زیادتی ہورہی ہے لیکن انعاموں کو ختم کرکے اس زیادتی کو روکنا صحیح نہیں ہوگا۔ اگر وہ مشروط الخدمت نہ ہوتے تو ان کو بھی ہم ختم کرتے ۔ اس وضاحت کے بعد وہ اعتراض جو ان کو ختم کرنے کے لئے کیا گیا تھا میں سمجھتا ہوں باقی نہیں رہتا ۔ اس موقع پر اس قانون کے تعلق سے جتنے اعتراضات کئے گئے تھے ان میں سے ہرایک کا میں جواب دے چکا ہوں ۔ اب اس بل کو پیش کرنیکی کیا وجہ ہے اور اس سے کیا فائدہ حاصل ہوسکتا ہے اسکی صراحت کرکے میں اپنی تقریر ختم کرتا ہوں ۔

اس قانون کا مقصد یہ ہے کہ اراضیات انعام کو مساوی طور پر تقسیم کیا جاۓ اور اس تفریق کو مٹایا جائے کہ بعض اشخاص بلا ادائی مالگزاری استفادہ کریں اور بعض اشخاص بہ ادائی زر مالگزاری استفادہ کریں ۔ اس کے ساتھ ساتھ اراضیات کی مساوی تقسیم کرکے قولداروں کو استفادہ کرنے کا موقع دیا جائے ۔ مزید یہ کہ انعامداروں کو بھی جن کے پاس زیادہ زمین تھی وہ بھی اب اپنے نام ساڑھے چار ہولڈنگس سے زیادہ کا پٹہ کرسکتے ۔ اس طرح پٹہ دار ہوں یا قولدار دونوں کو ایک مساوی لیول پر لاکر چھوڑ دیا جائے اور جتنے بھی قولدار ہیں ان میں سے کسی کو بھی محروم نہ کیا جائے اس سے پہلے میں نے بتلایا ہے کہ قولداروں کی چار قسمیں ہیں اور ان کے قبضہ کے لحاظ سے کسی کو زیادہ حق ہے اور کسی کو کم ۔ اس کے باوجود اعتراض مذکور کے مدنظر ہم نے ہر قولدار کو پٹہ دار بنانے کے احکام اس قانون میں مدون کئے ہیں ۔ ان سے جو پریمیم لیا جاتا ہے وہ اس طرح رکھا گیا ہے کہ زیادہ حق رکھنے والے سے کم اور کم حق رکھنے والے سے زیادہ لیا جائے ۔ اس کے ساتھ ساتھ کم سے کم پریمیم عائد ہونیکا طریقہ اس میں مدون کیا گیا ہے اور انعامداروں کو جو معاوضہ مقرر کیا گیا ہے اسکے کم سے کم ہونے کے لئے احکام اس میں مدون کئے گئے ہیں ۔ ایسے انعامدار جو اپنے انعام سے محروم

ہورہے ہیں اور وہ ذات سے کاشت کرنا چاہتے ہیں تو اس میں ذات سے کاشت کرنے کی گنجائش رکھی گئی ہے - اور اگر پہلے سے کاشت کررہے ہیں تو ساڑھے چار فیملی ہولڈنگ تک کاشت کرنے کی گنجائش رکھی گئی ہے - اگر پہلے سے کاشت نہیں کررہے ہیں تو قانون لگانداری کے مماثل تین فیملی ہولڈنگ تک ذاتی کاشت کے لئے لینے کا حق دیا گیا ہے -

ان تمام چیزوں کی وضاحت میں نے بہت احتیاط کے ساتھ کی ہے - ابالیشن آف انعام کے قانون کے ذریعہ جو حقوق ہم پٹہ داروں کو دے رہے ہیں یا جو حقوق قولداروں کو دے رہے ہیں اون میں ٹیننسی کے قانون کے مقابلہ میں کوئی وسعت پیدا نہیں ہوتی بلکہ اس قانون میں جو حقوق دئے گئے ہیں اون کے دیکھنے سے معلوم ہوگا کہ ٹیننسی کے قانون کے حقوق کے مقابلہ میں انعامداروں کو کم حقوق دے گئے ہیں - ٹیننسی میں جو حقوق پٹہ دار اور قولدار کو دئے گئے ہیں اور اس قانون کی رو سے جو حقوق دئے گئے ہیں دونوں کا مقابلہ کرنے سے پٹہ داروںکو جو حقوق حاصل ہوسکتے ہیں انعامداروں کو اوس سے بڑھکر حاصل نہیں ہوتے - برخلاف اسکے اس قانون کے رو سے قولداروں کو بڑھکر حقوق دئیے گئے ہیں - تمام دفعات کو مدون کرنے میں ہم نے اس چیز کو ملحوظ رکھا ہے کہ وہ دستور کے تحت رہیں اور دستور کی زد میں نہ آنے پائیں اور عدالت میں چیلنج نہ ہو جائے اور دستور کے تحت یہ ٹھیک ٹھیک طور پر نافذ رہ سکیں - میرا خیال یہ ہے کہ آپ اس قانون کو دیکھیں تو معلوم ہوگا کہ اس سے بہتر قانون قولداروں کو حقوق دینے کا نہیں ہوسکتا - اس لئے میں تمام اصحاب سے درخواست کرتا ہوں کہ جو مسودہ پیش کیا گیا ہے اس کو بجنسہ نہیں بلکہ اون ترمیمات کے ساتھ منظور کریں جن ترمیمات کو میں قبول کروں گا -

Mr. Speaker : The Question is :

"That L. A. Bill No. XVIII of 1954, the Hyderabad Abolition of Inams Bill, 1954 be read a first time."

The motion was adopted.

Shri K. V. Ranga Reddy : I beg to move :

"That L. A. Bill No. XVIII of 1954, the Hyderabad Abolition Inams Bill, 1954 be read a second time."

Mr. Speaker : The Question is :

"That L. A. Bill No. XVIII of 1954, the Hyderabad Abolition of Inams Bill, 1954 be read a second time."

The motion was adopted.

Mr. Speaker : We shall now take up clause by clause reading.

Business of the House

Shri V. D. Deshpande : Mr. Speaker, Sir, before we take up amendments I have to make a request. We have not been able to table amendments to all the clauses of this particular bill and if the time is extended till Saturday 12 noon. it will be useful. Of course, we have tabled amendments to about 12 clauses and to the others we have not done so far in time. So far as today's and tomorrow's business is concerned, we have already tabled the amendments to the respective clauses.

Secondly, regarding the Prison Bill, there are about 62 clauses and it is not possible to table amendments to all the clauses by 30th. For that bill also we will table amendments to about 10 clauses by 30th and for the rest we may be allowed to able amendments after 1st.

مسٹر اسپیکر:— آپ کی خواهش یه هے که هفته کو گیاره بجے تک بل نمبر (۱۸)
بابته سنه ۵۲ کے بارے میں امنڈمنٹس پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔ خیر هفته اور اتوار
کو تو هم کام نہیں کریں گے۔ اس لئے هفته کے ۱۲ بجے تک امنڈ منٹس پیش کرنے کے
لئے مہلت دی جاتی هے۔ اور دوسرے دو بلس کے بارے میں ....

श्री. व्ही. डी. देशपांडे :—मेरा ख्याल है कि प्रिझन बिल कम से कम और दो दिन तक तो रुकेगा। प्रिझन बिल के पहले जो क्लॉजेस् हैं अुनके लिये ३० तारीख तक अमेंडमेंट दिये जा सकते हैं और बाकी जो ५० सेक्शन रह जाते हैं अुनके लिये बाद में भी अमेंडमेंट लिये जाये तो मुनासिब होगा।

مسٹر اسپیکر:— پرزنرس بل (Prisoners Bill) پہلے لیا جائیگا۔
دو دن کی تعطیل اس کے بعد آپ کو ملتی ہے۔

श्री. व्ही. डी. देशपांडे :—मेरा ख्याल है कि अिस के लिये यदि तीन तारीख तक मिलजाय दी जाय तो मुनासिब होगा।

مسٹر اسپیکر:— میں پرزنرس بل کے بارے میں کہه رہا هوں۔ ....

Shri Sharangowda Inamdar (Andola-Jewargi) : There are two bills, one the Prison Bill and the other the Prisoners Bill.

مسٹر اسپیکر:— میں پرزنرس بل کے بارے میں کہه رہا هوں۔

श्री. व्ही. डी. देशपांडे :—यह अेक बिलकुल नया और बडा बिल है। अिसको स्टडी करने के लिये ज्यादा वक्त की जरूरत है।

श्री. श्रीनिवासराव अेखेलीकर:—पहले तो प्रिझन बिल-पास करना होगा अुसके बिना अुसमें प्रिझनर्स कैसे आयेंगे ?

مسٹر اسپیکر:— پرز نرس بل پہلے لینا چاہتے ھیں ۔ اس لئے پرزن بل (Prison Bill) کے بارے میں امنڈمنٹس پہلی تاریخ تک دیجئیے ۔

Shri V. D. Deshpande : It will not be possible. We have to study this bill and table amendments.

مسٹر اسپیکر:— عام طورپر میں امنڈمنٹس وغیرہ کے لئے جو دن مقرر کرتا ہوں اس وقت اسکا بھی لحاظ کرتا ہوں لیکن اسکا بھی خیال رکھنا ضروری ہے کہ کام بھی سفر(Suffer) نہ ہو

Shri V. D. Deshpande : That we can assure you, Sir.

We do not want to obstruct the work here.

L. A. Bill No. XVIII of 1954, the Hyderabad Abolition of Inams Bill, 1954

Clause I

Mr. Speaker : Now we shall take up clause by clause reading of the Abolition of Inams Bill. Here, I wish to point out that under the Rules, the Title and Preamble have to be put to vote after all the clauses have been voted. But the situation is peculiar here in view of the fact that amendments have been proposed to the Extent necessitating a full-dress discussion on Clause (1). It is, therefore, essential that these amendments are discussed at full-length at this stage and the conclusions arrived at shall formally put to vote at the end in pursuance of the Rules.

Shri K. Ramchandra Reddy (Ramannapet) : I beg to move :

"Omit para (1) of sub-clause (2)."

Mr. Speaker : Amendment moved.

Shri Ch. Venkat Ram Rao (Karimnagar) : I beg to move :

"That in para (i) of sub-clause (2), omit "or for the benefit of"

Mr. Speaker : Amendment moved.

Shri Uppala Malchur (Suryapet-Reserved) : I beg to move:

" Omit para (*ii*) of sub-clause (2) "

Mr. Speaker : Amendment moved.

Shri M. Ram Reddy : I beg to move :

" That for sub-clause (3), substitute : " This Act shall come into force at once ".

Mr. Speaker : Amendment moved.

Shri K. Ananth Reddy (Balkonda) : I beg to move :

" That for sub-clause (3) substitute : " It shall come into force from the date of its publication in the official Gazette. "

Mr. Speaker : Amendment moved :

Shri A. Guruva Reddy : I beg to move :

" That in sub-clause (3), for " on such date as the Government may by notification in the official Gazette, " appoint " substitute : " ninety days thereafter ".

Mr. Speaker : Amendment moved.

Shri Ankushrao Ghare (Partur) : I beg to move :

"(*a*) That in line 2 of sub-clause (2), omit " except ".

(*b*) Omit paras (*i*) and (*ii*).

(*c*) That for sub-clause (3), substitute :

" It shall come into force from the date of its publication in the official Gazette ".

Mr. Speaker : Amendment moved.

*శ్రీ కే. రామచంద్రరెడ్డి :—మిస్టర్ స్పీకర్, సర్, ఈ ఈనాముల రద్దు బిల్లులో ప్రధానంగా క్లాజు ౧ లో సబ్–క్లాజు ౧ తీసివేయాలని నేను సవరణ ప్రవేశ పెట్టాను. ఆది ఎందుకంటె, ఈ ధర్మార్థకమైన లేక మత విషయకమైన సంస్థల వశమందున్న ఈనాములన్నిటిని ఈ చట్టంలో చేర్చాలని నా సవరణ. దాదాపు స్టేటులో నాలుగు లక్షల ఎకరాలవరకు యిలాంటి భూములు వుంటాయి. ఆ రైతాంగానికి ప్రభుత్వం ఏమీ రక్షణ కల్పించలేదు. కౌల్దారీ చట్టంలో కూడా

ఆ రైతాంగానికి రక్షణ లేకుండ పోతుంది. గణనీయమైన సంఖ్యలో ఆ రైతాంగం వుంది కాబట్టి, తప్పనిసరిగా వారికి రక్షణ కల్పించడం అవసరం. అందుకని ఈ ఇనాములను ఈ చట్టంలో చేర్చాలని సవరణ ప్రవేశ పెట్టాను. ఈ విషయంలో కొన్ని ఉదాహరణలు ఎత్తి మీ ముందు చూపుతాను. ఖమ్మం తాలూకా నాగులంచ దేవాలయం భూములు ౬౦, ౭౦ సంవత్సరాల నుంచి అక్కడ రైతాంగం సేద్యం చేసుకొంటూ వస్తున్నారు. ఇప్పుడు రెండు మూడు సంవత్సరాల నుంచి ఎండోమెంటు డిపార్టుమెంటు ఆధ్వర్యాన ఒక కమిటీని నామినేట్ చేయడం జరిగింది.

مسٹر اسپیکر :- آپ هندی جانتے هیں هندی میں تقریر کیجئیے -

شری کے - راجندرا ریڈی :- میں اپنی ماتر بھاشا میں اچھی طرح اپنا مطلب ظاهر کرسکتا هوں منسٹر صاحب بھی اوسکو اچھی طرح سمجھ سکتے هیں -

مسٹر اسپیکر :- لیکن سب سمجھیں گے تو ووٹ دے سکیں گے -

శ్రీ కే. రామచంద్రారెడ్డి :—అయితే ఆ కమిటీ సభ్యులకు రైతాంగం యొక్క కష్టాలు తెలియవు. ఆ కమిటీవారు వచ్చిన తరువాత పన్ను ఎక్కువ వేస్తున్నారు. ఒక రూపాయికి నాలుగయిదు రెట్లు ఎక్కువ కావాలంటున్నారు. ఈ రోజులలో పంటల ధరలు విపరీతంగా పడిపోతున్నాయి. రైతాంగంమీద ఎక్కువ పన్ను వేస్తే చెల్లించగలరా ? లేదా ? అనే విచక్షణ లేకుండా నాలుగయిదు రెట్లు ఎక్కువ చెల్లించాలని రైతాంగాన్ని నిర్బంధిస్తున్నారు. ఖమ్మం తాలూకా నేలకొండపల్లిలో ౭౦౦ ఎకరాలు లంబాడీలు సేద్యం చేస్తున్నారు. వారిని కూడా ఎక్కువ చెల్లించమని నిర్బంధిస్తున్నారు. దేవాలయానికి ఇంత ఖర్చు అవుతోంది. అది యిస్తేనే సేద్యంచేయనిస్తాము. లేకపోతే బేదఖలు చేస్తామని నిర్బంధించడం జరుగుతోంది. సూర్యాపేట తాలూకా అరవపల్లి—నృసింహస్వామి దేవాలయానికీ, దేవుని పేరుమీద ౪౦౦ ఎకరాలకు పట్టా వున్నది, ౫౦౦ ఎకరాల ఇనాముంది, ఈ ౯౦౦ ఎకరాలు, రైతాంగం పోడుకొట్టి గ్రామాన్ని ఏర్పాటు చేసికొని, బావులు తీసుకొని సేద్యం ౧౦౦, ౧౫౦ సంవత్సరాలనుంచి చేసుకొంటూ వస్తున్నారు. దేవుని పేరుమీద మాల్ గుజారీ రకం చెల్లించుకొంటూ వచ్చేవారు. ఈ రెండు మూడు సంవత్సరాలనుంచి ఈ కమిటీ ఏర్పాటైన తరువాత మాల్ గుజారీ శిస్తుకు ౧౦ రెట్లు ఎక్కువ యివ్వాలని రైతాంగాన్ని నిర్బంధిస్తున్నారు. ఇలాంటి రైతాంగానికి రక్షణ యివ్వాల్సి వుంటుందో లేదో ఆలోచించాలి. తరువాత నాదారం, కారేపల్లి, ఉసిరికాయలపల్లిలో 3 వేల ఎకరాల భూమి వున్నది. అనిసెట్టిపల్లి అక్కడ భద్రాచలం శ్రీరామ చంద్రస్వామిది ౪ వేల ఎకరాల భూమి వున్నది. ఇప్పుడు ఈ కమిటీ ఏర్పడ్డ తరువాత శిస్తుకు ౬, ౯, ౧౦ రెట్లు ఎక్కువ యివ్వాలని రైతాంగాన్ని నిర్బంధం పెడుతున్నారు. రైతాంగంనుంచి ఇంతకన్న ఎక్కువ తీసుకోకూడదని ఏమీ శాసనం లేదు. అందువల్ల వారి యిష్టం వచ్చినట్లు రైతాంగంనుంచి శిస్తు వసూలు చేస్తున్నారు. ఇనాముల రద్దు చట్టం వస్తుందని, అందులో దేవాలయ ఇనాముల గురించి ఏమీ లేదని సాకు తీసుకొని దేవాలయ ధర్మకర్తలు, కమిటీలు విపరీతంగా శిస్తులు వసూలు చేయడానికి అవకాశం కలుగుతోంది. అందుకని ఆ రైతాంగానికి తప్పనిసరిగా రక్షణ కల్పించాలని నేను కోరుతున్నాను. రైతాంగం పేరుమీద పట్టా కూడా యివ్వాలంటే యివ్వాలి. ఆ కమిటీలు కోరినంత శిస్తును రైతాంగం యివ్వలేదు. కాబట్టి దేవాలయాలను పోషించడానికి గౌరవనీయమంత్రిగారు అనేకమార్లు ఒక బిల్లు పెట్టవచ్చును.

దానికి ప్రత్యేకంగా ఒక శాసనం చేయవచ్చును. అంతవరకు అక్కడ రైతాంగాన్ని బేదఖలు చేయకుండా తక్షణ చర్యలు తీసుకొనుట అవసరం. ఎందుకంటే మహబూబ్‌నగర్ జిల్లా కొల్హాపూర్‌లో పోయిన సంవత్సరం బేదఖలు చేశారు. కొల్హాపూర్ సెంటరులో దేవాలయం వున్నది. మంచాలకట్ట, బిక్కినేను గ్రామాలలో ఆ దేవాలయానికి ౮౦ ఎకరాల రేగడి భూమి వున్నది, ఈ కమిటీ రాకపూర్వం ౨౦౦ లు శిస్తు రైతాంగం కడుతూండేవారు. ఈ కమిటీ వచ్చిన తరువాత అది ౮ వేల వరకు పెరిగి పోయింది. ఈ విధంగా పూజారీలు, కమిటీలు వారి యిష్టం వచ్చినట్లుగా రైతాంగాన్ని పీడించి డబ్బు ఎక్కువ చేస్తున్నారు. ఆ విధంగా ఇష్టం వచ్చినట్లు ఎక్కువ చేయకుండా ప్రభుత్వం వెంటనే ఒక ఆర్డినెన్సు జారీ చేయించడం, లేక గష్తీలు త్వరగా పంపించడం అవసరమని నేను భావిస్తున్నాను. ఆ రైతాంగానికి రక్షణలు కల్పిస్తూ మంత్రిగారు ఒక శాసనం తప్పకుండా తెస్తామంటే నా అమెండుమెంటును వాపసు తీసుకొంటాను. మంత్రిగారు ఆ విధంగా సమాధానం చెబుతారని ఆశిస్తూ యింతటితో ముగిస్తున్నాను.

شری سی ایچ - وینکٹ رام راؤ:— مسٹر اسپیکر سر - میں نے کلاز (۱) میں سب کلاز (۲) کے پیرا (۱) میں سے کچھ الفاظ اوسٹ (Omit) کرنے کے لئے امنڈمنٹ دیا ھے - میں چاھتا تھا کہ سب کلاز (۲) کے پیرا ایک اور دو ان دونوں کو اوسٹ کروں مگر یہ بھی جانتا ھوں کہ ان پر خواہ کتنی ھی بحث کروں میری اس امنڈمنٹ کو قبول نہیں کیا جائیگا لیکن پھر بھی اتنا عرض کرونگا کہ میں نے امنڈمنٹ پیش کرتے وقت اس پر غور کیا ھے کہ کم از کم میں جس چوکھٹے میں بیٹھا ھوں اوس میں بیٹھتے ھوئے عوام کو اس بل سے جتنا فائدہ دلایا جاسکتا ھے اتنا دلانیکی کوشش کروں - مجھے یہ چیز منظور نہیں کہ آپ جس طریقہ پر سوچتے ھیں اوسکو میں اپنے سوچنے کے طریقہ میں تبدیل کردوں - کیونکہ آپ کے اور میرے سوچنے میں بہت بڑا فرق ھے - لیکن پھر بھی میں نے یہ کوشش کی ھے کہ اوس طرف کے آنریبل ممبرس جس طرح سوچتے ھیں اوسی طرح سوچتے ھوئے یہ دیکھوں کہ کس طرح عوام کا کم از کم فائدہ ھوسکتا ھے - چنانچہ اوسی نقطہ نظر کو پیش نظر رکھکر میں نے یہ امنڈمنٹ پیش کی ھے - سب کلاز (۲) کے متعلق میں تفصیل سے روشنی ڈالنا بہتر نہیں سمجھتا کیونکہ میرے ایک پیشرو نے اس سے پہلے اس پر کافی حد تک روشنی ڈالی ھے اور اپنا نظریہ صاف صاف بیان کیا ھے - لیکن اتنا ضرور عرض کرونگا کہ آنریبل موور آف دی بل چیریٹیبل انسٹی ٹیوشنس اور ریلیجیس انسٹی ٹیوشنس کے نام کی آڑ میں بعض زمینداروں کو بچالینا چاھتے ھیں - چنانچہ اس لئے سب کلاز (۲) میں پیرا (۱) رکھا گیا ھے - اگر وہ یہ سمجھتے ھیں کہ ریلیجیس انسٹی ٹیوشنس کے حقوق بحال رکھنا ضروری ھے تو مجھے اس کے متعلق کوئی عذر نہیں ھے - لیکن کہنا یہ ھے کہ بہت سے ایسے انسٹی ٹیوشنس ھیں جہاں کے انعامدار وھاں کا انتظام برابر نہیں کرتے - بہت سی ایسی دیولیں ھیں جہاں چراغ تک لگایا نہیں جاتا - اس طرح آپ گویا چیریٹیبل انسٹی ٹیوشنس اور ریلیجس انسٹی ٹیوشنس کے نام پر دھوکہ دے رھے ھیں - ان انسٹی ٹیوشنس کی آڑ میں آپ زمینداروں کی پرورش کرنا چاھتے ھیں اور اسکی خاطر ھی

پیرا (۱) رکھا گیا ہے۔ آپ نے سیت سندھی ۔ بلوتہ دار اور نیرڑی کا انعام بحال رکھا ہے یہ ٹھیک ہے لیکن بہتر یہ ہوتا کہ اون کو کیاش گرانٹ دیا جاتا ۔ ایک سے زیادہ مرتبہ اس فلور (Floor) پر کہا گیا کہ اونکو انعام کے بجائے زمین سرویس کے لئے کیشں گرانٹ دیجائے ۔ اوس طرف کے ہمارے ایک دوست برابر یہ دھراتے رہتے ہیں کہ یہ پارلیمنٹری ایج (Parliamentary age) ہے ۔ اس میں ہر چیز قانون کے ذریعہ ہونا چاہئے اور اسکے لئے اچھے قوانین بنانے چاہئیں ۔ لیکن آپ کونسے قانون لا رہے ہیں اور اونکا کیا فائدہ عوام کو مل رہا ہے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ نظام کے زمانے میں بھی قانون بنتے تھے ۔ اون کی اسٹیٹوٹ بک (Statute Book) پر بھی اچھے اچھے قانون تھے لیکن اوس کا عوام کو کیا فائدہ ملا آپ بھی جانتے ہیں۔ ہم بھی جانتے ہیں۔ آپ کے سوچنے کا ڈھنگ میں کہونگا کہ ٹھیک نہیں ہے ۔ آپ کو تو عملی طور پر سوچنا چاہئے لیکن آپ تو یہ سوچتے ہیں کہ قانون کس طرح بنایا جائے اور کیسے الفاظ رکھے جائیں ۔ اگر بات صرف اتنی ہی ہے تو پھر یہاں قانون بنانے کی کیا ضرورت ہے ۔ چند تجربہ کار وکلاء کو بٹھا دیا جائے وہ قانون بنا دینگے۔ خود آپ کہتے ہیں کہ یہ پارلیمنٹری ایج ہے اس میں عوامی نمائندوں کے ذریعہ اچھے قانون بننے چاہئیں۔ لیکن عملا آپ اچھے قانون نہیں بناتے '' بیٹی '' کا معاملہ لیجئیے ۔ آپ قانون بناتے ہیں کہ بیٹی نہ لیجائے لیکن عملا دیکھا جارہا ہے کہ آج بھی ہزاروں کاشتکار بیٹی کررہے ہیں ۔ بار بار سوالات کے ذریعہ حکومت کو توجہ دلائی گئی ۔ کئی میمورنڈم (Memorandum) پیش کئے گئے ۔ ریپریزنٹیشنس (Representations) کئے گئے لیکن کچھ فائدہ نہیں ہوا ۔ اس لئے میں یہ کہونگا کہ آپ جس نقطہ نظر سے سوچتے ہیں وہ نقطہ نظر خود ٹھیک نہیں ہے ۔ اس لئے میں نے جو امنڈمنٹ پیش کی ہے آپ جس طرح سوچتے ہیں اسی طرح سوچتے ہوئے بھی یہ دیکھا جائے کہ عوام کو زیادہ سے زیادہ کیا فائدہ ہوسکتا ہے ۔ چنانچہ میں نے یہ امنڈمنٹ پیش کی ہے کہ اوس پیرا میں سے الفاظ (For the benefit of) نکالدئے جائیں ۔ ان الفاظ کا اسکوپ اتنا وسیع ہے کہ ہر شخص اسکا دعویدار ہوسکتا ہے ۔ کہیں اور کسی بھی معمولی دیول کا نام بتا کر یہ کہہ سکتا ہے کہ میری زمین فلاں دیول کے بینیفٹ (Benefit) کے لئے ہی ہے ۔ اس طرح لوگ اس قانون کا ناجائز فائدہ اٹھائینگے ۔ اس لئے میں نے ان الفاظ کو نکالنے کی امنڈمنٹ پیش کی ہے ۔ مجھے امید ہے کہ میری اس وضاحت کے بعد آنریبل منسٹر آف دی بل میری امنڈمنٹ کو مان لینگے ۔

శ్రీ ఉప్పల మల్చూర్ :—మిస్టర్ స్పీకర్ సర్, ఈనాముల రద్దు బిల్లు క్లాజు ౧—పేరా ౩ లో ఉన్నటువంటి పదాలకు, ఈ బిల్లు పేరులో వున్న పదాలకు చాలా విరుద్ధంగా వుంది, పేరా ౩ లోని ఇనాములను కేటాయించి దీనికి ఇనాముల రద్దు చట్టము అని పేరు పెట్టడం సరిగా లేదని నేను అనుకొంటున్నాను. ఎందుకంటే ఇనాముల రద్దు బిల్లు అని చెబుతున్నప్పుడు మొత్తం ఇనాములన్నీ ఇందులో ఎందుకు కలిసి రావు ? ఒకవేళ ఇందులో కలిసిరాకుండా కేటాయించబడిన ఈనాములను ఎందుకొరకు కేటాయించార్లో చెప్పలేదు. ఒకవేళ యిందులోనే చెప్పకపోయినా మంత్రి

గారు తమ జవాబులో చెబుతారు. ఈ ఇనాములను పల్లెలలో వెట్టి చేయమని ఇవ్వలేదని, ఇక్కడ ఈ వెట్టికి సంబంధించిన మాటవచ్చినప్పుడు "వెట్టి చేయించుట లేదు, పైసలు యిచ్చి చేయించుకొంటున్నారు, పైసలు యివ్వకుండా చేయించుకొన్నట్లయితే కోర్టులో దావా చేయవచ్చును, దావా చేసే శిక్ష వేయించవచ్చునని" చెబుతూ వచ్చారు. ఏదైతే యిప్పుడు మంత్రిగారి జవాబులో కానూన్ చదివి వినిపించారో, ఆ కానూన్ ఇవ్వాళ్ళ చేసిందికాదు. ఆ కానూన్ చేసిన నాటినుంచి యిప్పటివరకు అమలులో ఏమి జరుగుతోందో మంత్రిగారు రుజువు చేయలేదు. వట్టి మాటలు చెప్పారు. కాగితములమీద వ్రాసివున్నవి చూసి, వూహించి సంతృప్తి పడ్డారేమోగాని నేనుమాత్రం ఆ విధంగా సంతృప్తి పడడానికి సిద్ధంగా లేను. సేత్సింది, నీరడి, బలవత్తా ఇనాముల ఏవైతే జాతులున్నాయో ఆ జాతులనుండి నేను వచ్చాను. ఆ పనిని నేనుకూడా చేశాను. కాగితాలమీద కానూన్ వుందని మంత్రిగారు ఉద్దేశ పడ్డారేమో కాని ఈనాడు గ్రామాలలో పెత్తందార్లు, ప్రభుత్వ ఉద్యోగులు చేస్తున్నటువంటి నిర్బంధ విధానం ఈ బలవత్తా ఇనాములలో ఏ బీద ప్రజలు వున్నారో వాళ్ళమీద చేస్తున్న దౌర్జన్యం మంత్రిగారికి స్పష్టంగా తెలియకపోవచ్చును. తెలిసినా ఇక్కడ స్పష్టంగా చెప్పినట్లయితే లేక ఆ పనిని రద్దు చేయడానికి ప్రయత్నించినట్లయితే ఈ ప్రభుత్వం ఈ విధంగా కార్యకలాపాలు నడుపుతుందనేది అబద్ధం. అందుచేత దానిని స్పష్టంగా చెప్పలేకపోతున్నారని నా అనుమానం. ఈ బలవత్తా ఇనాములున్నవారు, పనులు చేస్తున్నట్లయితే పైసలు తీసుకొని చేయాలన్నారు. కాని పల్లెలలో ఏమి జరుగుతున్నదో మీకు కొన్ని ఉదాహరణలు చెబుతాను తుంగతుర్తి సబ్ ఇన్స్పెక్టరు డి. వెంకటేశ్వరరావు అక్కడ హరిజనులను పిలిపించి తన యింటి వద్ద కాపలా పెట్టుకొని పని చేయించుకొంటున్నాడు. తుంగతుర్తిలో పోలీసు స్టేషన్ వుంది. పోలీసువారు వేరే ఇళ్ళు తీసుకొని కాపరాలు నడుపుకొంటున్నారు. వారికి వంతుల వారిగా రోజానా ౮ మంది హరిజనులు పని చేయాలన్నమాట. సబ్ ఇన్స్పెక్టరు యింటిముందు యిద్దరు, ప్రతి ఒక్క జమేదార్ యింటిముందు ఒకడు, పేహరీ యింటిముందు ఒకడు, పని చేస్తూ వుంటారు. అక్కడ ఒక గవళ్ళఆయనను పట్టుకు పోతే ఎందు కొరకు తీసుకు పోయారో అడగడానికి నేను ఆ సబ్-ఇన్స్పెక్టరు ఇంటికి రాత్రి ౯ గంటలకు పోయాను. ఆయన యింటివద్ద ఒక చాకలి, మంగలి, ఇద్దరు హరిజనులు వున్నారు. ఇంటిముందు ఇద్దరు కాపలా వున్నారు. వారిని అక్కడ ఎందుకు వున్నారనిఅడిగితే "ఇక్కడ ఇద్దరం పడుకోవాలి, ఇద్దరు బువ్వ తినడానికి పోయారు, వారు వచ్చి మమ్ములను తోలుతారు" అని చెప్పారు. వారి విషయం నేను సబ్-ఇన్స్పెక్టరును అడిగితే "వారు హరిజనులు, ఇక్కడ పని చేస్తువుంటారు" అని చెప్పారు. "వారికి నీవేమైనా పైసలు ఇస్తున్నావా" అని అడిగాను. "పైసలు ఎక్కడనుంచి తెచ్చి ఇవ్వాలి? మాకువచ్చే జీతమే మాకు చాలడంలేదు. పైసలు ఇచ్చి పని చేయిస్తే మా జీవితం ఎట్లా గడవాలి?" అన్నాడు. "పైసలు ఇవ్వకపోతే ఎట్లా పని చేయాలి? అక్కడ మినిస్టరుగారిని అడిగితే పైసలు ఇచ్చి చేయించుకోవాలంటారు" అని అన్నాను. "ఇనాములున్నవికదా? దానిని గురించి పని చేయాలని" జవాబు చెప్పాడు. అప్పుడు ఆ రాత్రి వాళ్ళను పొమ్మందునా? లేదు. నేను తిరిగి వెళ్ళిపోయాను. సిరికొండ గ్రామంలో నేను యం.యల్.ఏ అయిన తరువాత కూడా, నేను ఊళ్ళో లేనప్పుడు పోలీసుపటేలు వెట్టికి రమ్మనమని నా ఇంటికి కబురు పంపాడు. నాకు కూడా ఆ వూరిలో పాలు వుంది. ఇంటివద్ద మా అక్క వున్నది మూడురోజుల తరువాత నేను ఇంటికి పోతే పోలీసు పటేలు కబురు పంపాడని చెప్పింది. నేను

వెళ్ళి హరిజనులను పనికి వెళ్ళవద్దని చెప్పాను. వారు పనికి వెళ్ళలేదు. అదిచూచి పోలీసు పటేలు వీళ్ళకు మదం ఎక్కింది. ఈనాము భూమిని వేరే ఇంకొకరికి ఇచ్చి వెట్టి చేయించు కొంటాను అని డంబాచారులుపలికాడు. నేను లేనప్పుడు వెట్టి చేయించుకొన్నాడు. ఎందుకు చేయించు కొన్నాడు? భూములను గురించి చేయించుకొన్నాడు. పైసలు ఇవ్వలేదు. అక్కడ హెచ్. యస్. ఆర్. పి. పోలీసుక్యాంపు వున్నది. అక్కడ రోజానా ఒక మనిషి వుండాల్చిలి, పైసలు ఏమీ యివ్వడం లేదు. కట్టెలకు రావిచెట్టు కొట్టడానికి పదిమంది కావల్సివచ్చింది. అక్కడ పెద్ద మనుష్యులనడిగితే మాదిగవాళ్ళచేత కొట్టించమన్నారు. ఆ క్యాంపుసహాకారం కావాలంటే మాదిగవాళ్ళ ఆపని చేయాలి. మాన్యం వుంది కాబట్టి పని చేయాలన్నారు. వాళ్ళతో పోవద్దని నేను చెప్పాను. పైసలు ఇస్తే పొండని చెప్పాను. ఈ మాట హావల్దారుకు తెలిసి నన్ను పిలిపించాడు. "ఈ గ్రామ సహాకారం లేనిదే ఇక్కడ ఎట్లా వుండాలి?" అన్నాడు. నేను చెప్పాను; "ఈ క్యాంపును ఒక్క హరిజనులకే పెట్టారా? ఈ గ్రామం అంతటికొరకు పెట్టారా? లేక ఏరియా అంతటికీనా? ఏరియా అంతటికి అయితే ప్రతి ఒక్క గ్రామం నుంచి పిలిపించాలి. ఈ ఒక్క గ్రామానికు తే మొత్తం గ్రామ ప్రజలు అంతా పని చేయాలి. ఒక్క హరిజనులే కాదు." అని చెప్పాను. ఈ విధంగా వెట్టికి భూములను గురించి హరిజనులను నిర్బంధ పెడుతున్నారు. ఇప్పుడు ఈ బిల్లునుండి నీరడి, సేత్సింది, బలవత్తా ఇనాములు కేటాయించారు. గ్రామాలకు వెళ్ళినప్పుడు హరిజన వాడకు పోయి అడిగితే "పూర్వపు ప్రభుత్వంకన్నా యిప్పుడు వచ్చిన ప్రభుత్వంలో వెట్టి నిర్బంధంగా సాగుతోందని" చెబుతున్నారు. ఆ మధ్యకాలంలో లేదన్నారు. అంటే మూమెంటు వున్నప్పుడు, కమ్యూనిస్టులు రజాకార్లతో వ్యతిరేకంగా పోరాటం చేసిన రెండు సంవత్సరాలు లేను. తరువాత ఇదివరకుటికన్నా ఎక్కువ నిర్బంధంగా వెట్టి తీసుకుంటున్నారని చెబుతున్నారు. "మాకు భూములు ఇచ్చారుగదా అని ప్రతివాళ్ళు వచ్చి బెదరిస్తున్నారు. మాకు వున్నవి మంచి భూములు కావు. తూమెడు పది మానికలు పండును. రాత్రింబవళ్ళు కష్టపడి పని చేస్తున్నాము. మా భూములకు పట్టాచేస్తే శిస్తు కట్టుకొంటాము" అని వారంటునారు. ఈ బలవత్తా ఇనాములకు పట్టాలు ఇవ్వకుండా వుండడానికి ప్రభుత్వానికి ఏమి ఉద్దేశమో నాకు అర్థం కావడంలేదు. ప్రతి ఒక్క గ్రామంలో బెదరించి వెట్టి తీసుకొంటున్నారు. మాలీ పటేలుకు నలుగురు మనుష్యులు—చాకలి సున్నం కొట్టడానికి, ముంతలు చేసిఇవ్వడానికి ఒకకుమ్మరి, దస్త్రం మోయడానికి ఒక మంగలి, తాళ్ళు తీసుకొని భూమి కొలతకు పోవడానికి నలుగురు మాదిగవాళ్ళ వుంటారు. వాళ్ళకు మాలీ పటేలు ఏమీ పైసలు ఇవ్వడంలేదు. దౌర్జన్యంచేసి భూములనుంచి బేదఖలు చేస్తామని బెదరించి పని చేయించుకొంటున్నారు. ఒక పెద్ద ఆఫీసరు సూర్యాపేట తాశిల్దారు తలఖ్‌మాలు చేయడానికి సిరికొండగ్రామం ఉదయం ఎనిమిది గంటలకు వచ్చాడు. పదిగంటలవరకు వెట్టికి ఎవరూ రాలేదు. అప్పుడు మాలీ పటేలును పంపి భూములను జప్తుచేస్తున్నారని దండోరా వేయించారు. "హరిజనుల భూములు జప్తు అయిపోతున్నాయి" అని మాలీ పటేలు ఊళ్ళో దండోరా వేశాడు. అది విని ౧౦, ౨౦ మంది వెళ్ళారు. నేను గ్రామంలోనే వున్నాను నేను తరువాత వెళ్ళాను. అక్కడ గ్రామ పెద్ద బి. వెంకటరెడ్డి, తాశిల్దారు కూర్చొని వున్నారు. వారిని ప్రజలు చుట్టి వున్నారు. హరిజనులు వారికి దండాలు పెడుతున్నారు. ఆ తాశిల్దారు అంటున్నాడు; "నేను ఉదయం ఎప్పుడువచ్చానో మీకు తెలుసా? ఇప్పుడు ఇంతమంది ఎందుకు వచ్చారు. భూములు జప్తు చేస్తాను అని అంటూంటే నేను

ప్రత్యేకంగా వెళ్లి అడిగాను. "భూమి తలఖ్వాలుకొరకు వచ్చారా? హరిజనుల భూములు జప్తుచేయుడానికి వచ్చారా?" అని అడిగాను. ఈ భూమి జప్తుచేసే అధికారం వుందని తాశీల్దారు చెప్పాడు. జప్తుచేసే అధికారం వుండగా ఆ భూములకు పట్టాచేసి వారిని ముందుకు తీసుకు వచ్చేందుకు ప్రయత్నించకుండా ఈ బిల్లులోనుంచి కేటాయించి ఆ కార్యకలాపాలను అట్లాగే నడుపుకొంటూ పోయేందుకు ఈ బిల్లులో చేర్చలేదన్నమాట. హరిజనులను, మాల మాదిగలను ముందుకు తీసుకు వస్తామని చెబుతున్నారు. ఆ మాటలు దక్కించుకోవాలంటే ఈ ఒలవత్తు ఈనాములకు పట్టాలు చేసి యివ్వాలి. ఈ ఖానూన్ ౧౩౫౮ ఫసలీలో గవర్నరు పరిపాలనలో పెట్టిచాకిరీ రద్దయిందని ఖానూన్ చేయబడింది గాని దానిని అమలులో పెట్టడం లేదు. దానిని అమలులో పెట్టేందుకు ప్రభుత్వ ఉద్యోగులకు ఏమైనా సర్క్యులర్లు పంపారా? దీనికి మంత్రి గారు ఏమీ సమాధానం చెప్పలేదు. మేము ఏమైనా చెబితే "వారు కమ్యూనిస్టులు, దారుణంగా మాట్లాడుతారు, వారిమాటలు నమ్మలేము, మేము చేసేదే చేస్తాము" అని సంతృప్తి పడుతున్నారు. కాగితాలమీద వున్నవి అమలులో పెట్టక పోతే హరిజనులు ముందుకు రాలేరు. నేను ప్రవేశ పెట్టిన సవరణ ప్రకారం ఈపేరా రెండు ఈ బిల్లులోనుంచి తీసివేయాలని మంత్రిగారిని కోరుతూ యింతటితో ముగిస్తున్నాను.

* شری گروا ریڈی ۔ مسٹر اسپیکر سر ۔ میرا امنڈمنٹ سب کلاز (۳) سے متلق ہے ۔ موجودہ صورت میں گورنمنٹ پر کوئی تحدید عائد نہیں ہے ۔ وہ جتنی مدت چاہے لےسکتی ہے ۔ اور ہمارے دفاتر کے کام کی رفتار سے اس پر غور کرتے ہوئے کوئی قید لگانا ضروری ہے ۔ اس لئے میں نے (۹۰) دن کا ٹائم اس کے لئے فکس کرنے کے لئے امنڈمنٹ دیا ہے ۔ اس سے زیادہ مدت کی ضرورت نہیں ہے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ آنریبل منسٹر اس کو قبول کریں گے ۔

میں امنڈمنٹ (۳) پر اپنے خیالات ظاہر کرتا ہوں ۔ ہم نے باربار آنریبل منسٹر سے خواہش کی ہے کہ

Inam held for rendering village service useful to the Government.

(Useful service) کے کیا معنی ہوتے ہیں وضاحت کریں ۔ لیکن وہ نہیں بتلاتے ہیں ۔ اگر گاؤں میں رہنا ہے تو ہر شخص گاؤں میں رہتا ہے ۔ کیا ہر گاؤں میں رہنے والے کو محض اس وجہ سے کہ وہ گاؤں میں مستقل طور پر رہتا ہے اسی طرح اسی گاؤں میں انعامات دئے گئے ہیں ۔ اگر نہیں تو پھر یہ عمل کس طرح صحیح ہوسکتا ہے منسٹر صاحب غور فرمائیں ۔ اس کا مطلب صاف ہے کہ ان کے ذمہ کچھ نہ کچھ کام ضرور ہوتے ہیں ۔ اس میں جو بلوتہ دار ہیں میں بتلاتا ہوں کہ وہ کون ہیں ۔ یہی کہ مادیگا ۔ چاکلی ۔ کمری ۔ منگلی ۔ مالا ۔ نیرڑی ۔ مذکوری سنکری ۔ میں بتلاتا ہوں کہ ان سے کیا کام لئے جاتے ہیں ۔ آنریبل ممبر سکندرآباد فرماتے ہیں کہ ان کے تفویض کام نہیں ہیں لیکن یہ آفیسرس کی مسچیف (Mischief) ہے ۔ میں کہونگا کہ آفیسرس کی مسچیف نہیں ہے پوری گورنمنٹ کی مسچیف ہے ۔ میں بتلاتا ہوں کہ یہ لوگ کیا کام کرتے ہیں ۔ آپ بتلائیے کہ

یہ کام اگر وہ لوگ انجام نہیں دیتے توکیا ان کاموں کی انجام دھی کے لئے وھاں کوئی دوسرا آدمی مقرر ھے -

[Shri Anna Rao Ganamukhi (*Chairman*) in the Chair]

دھیڑ بنجر دوڈی کی نگرانی کرتا ھے - وھاں چارہ ڈالتا ھے - اس کو آٹھ دن میں ایک بار ٹپہ لیجانا پڑتا ھے - دھندورہ پیٹنے کا کام ھوتو اسی سے لیا جاتا ھے - اگر کوئی شخص خود کشی کرلے - پھانسی لے لے یا باؤلی میں گر جائے تو اس کا پنچنامہ کرنے کے لئے پولس کو وھاں پہنچنے تک تین دن لگ جاتے ھیں - اس مدت میں مسکوری وھاں دو دھیڑوں کو بلا کر ٹھیرا دیتا ھے - وھی نگرانی کرتے ھیں . . . . .

مسٹر چیرمن :- بہت یوزفل (Useful) سروس ھے -

شری گروا ریڈی :- یوزفل سرویس کے نام پر ان سے سب کام لئے جاتے ھیں -

مالگزاری کی وصولی میں روزانہ تیس آدمیوں کو بلایا جاتا ھے - ۱۰ دن تک یہ کام چلتا ھے - یہ ۳ - ۴ - وصولیان ھوتی ھیں - اسی وصولی میں اگر سرکار کو غصہ آجائے تو جو گائے بھینس ضبط کئے جاتے ھیں اس کا عمل تو پٹیل پٹواری کے نام سے ھوتا ھے لیکن یہی دھیڑ یہ کام کرتے ھیں اور ان کی رکھوالی بھی انہی کو کرنی پڑتی ھے - اسی طرح بٹی کا بھی کام ھے - گو اب بٹی بند ھونا کہا جاتا ھے لیکن ایک طرح سے بٹی برابر چل رھی ھے - بار برداری کا کام ان سے لیا جاتا ھے - گو اب انہیں کچھ پیسے دئے جاتے ھیں . . . .

مسٹر چیرمن :- آپ کو سب پائنٹس معلوم ھیں -

شری گروا ریڈی :- ھاں اس طرح ان کے ساتھ نا انصافی ھوتی ھے - گو انہیں ھریجن کا نام دیا جاتا ھے لیکن وھاں دھیڑھی کہتے ھیں - میں بھی دھیڑ ھی کہتاھوں - وہ ونتو کے لحاظ سے کام کرتے ھیں - وہ تین ھول ٹائمرس کا کام کرتے ھیں - چپراسی کی تنخواہ کے لحاظ سے اس کے ۱۰۰ روپیے ھوتے ھیں - خیر چپراسی کی تنخواہ آپ انہیں نہیں دینا چاھتے ھیں تو پنچایت میں جو جھاڑو دینے والا ھوتا ھے اس کے لحاظ سے بھی (۷۰) روپیے ھوتے ھیں - آپ وہ بھی دینے کے لئے تیار نہوں گے . . . .

مسٹر چیرمن :- پنچایت کے سکرٹری کو بھی ۲۵ روپیے نہیں ھیں -

شری گروا ریڈی :- آنریبل منسٹرس کے بھگیلوں کو جو تنخواہ دی جاتی ھے اس کے لحاظ سے ۳۷۵ روپیے ھوتے ھیں لیکن انہیں ۵۰ روپیے معاوضہ دیا جاتا ھے -

سنکری - نیرڑی یہ بیگاری ھیں - اور ھول ٹائیمرس (Whole timers) ھیں - چپراسی کی تنخواہ کے لحاظ سے دیں تو (۵۰۰) روپیے ھوتے ھیں - بھگیلے کے حساب سے دیں تو (۱۵۰) روپیئے ھوتے ھیں مگر آپ انہیں سالانہ ۱۵ سے ۳۰ روپیے تک دیتے

دیں - اسی لئے ان کے انعامات آج بحال رکھے جارہے ہیں - گدوال کی مہارانی کا انعام لیا جاتا ہے تو انہیں تو کئی لاکھ روپئے معاوضہ دیا جاتا ہے - یہاں ان لوگوں کو آپ کیوں معاوضہ نہیں دیتے - یٹی کی تعریف کی جاتی ہے کہ زیادہ کام لیں اور کم معاوضہ دیں یہاں ان انعامات کو جاری رکھنے کی وجہ ھی یہی ہے کہ ان سے یہ کام لیا جاسکے اور معاوضہ کم دیں -

آنریبل منسٹر نے کہا کہ انہیں ان کاموں کے لئے مجبور تو نہیں کیا جاتا - لیکن واقعہ یہ ہے کہ ان لوگوں کو ڈر کر مجبورھوکر یہ کام کرنا ھی پڑتا ہے - کئی انعامات جو دستگرداں ہوئے ہیں ان کی وجہ اگر معلوم کریں تو یہی پتہ چلیگا کہ ان لوگوں کے کبھی کام نہ کرنے پر پٹواری غصہ میں آکر دستگرداں کروادیتے ہیں - اس لئے انہیں ڈرنا ھی پڑتا ہے - اگر آنریبل منسٹر حقیقت میں بلوتہ داروں کی بھلائی چاہتے ہیں تو ان کو معاوضہ دیدیجئے یا ان کے نام پٹہ کرکے ان سے مالگزاری لیجئے - انہیں نقد رقم ادا کردیجئے - آنریبل منسٹر نے بتایا کہ نیرڑی مادکوری کی تنخواہ ٦ روپیے کررہے ہیں - جب بھگیلے کی تنخواہ ١٥ روپیے ہے تو یہ ٦ روپیے رکھنا میری سمجھ میں نہیں آتا - ان باتوں پر آنریبل منسٹر غور کریں - بلوتہ داروں کے انعامات کو بحال رکھنے کی ضرورت نہیں ہے - یا تو آپ انہیں کیاش معاوضہ دیدیجئے - یا ان کے نام پٹہ کر دیجئے - مجھے یہی عرض کرنا ہے -

شری اننت ریڈی :— مسٹر اسپیکر سر - میرا امنڈمنٹ اسبارے میں یہ ہے کہ قانون کے جریدہ میں شائع ہونے کے بعد سے اس پر عمل آوری کی جائے - اس وقت اسکے ٥ کلازس فوری نافذ ہوجائیں - اور بقیہ پراویژنس بعد میں نافذ کرنے کے بارے میں سب کلاز (٣) میں گنجائش رکھی گئی ہے - دراصل یہ جو کلازس فوری طور پر لاگو کرنے کے لئے رکھے جارہے ہیں وہ بغیر کسی مطلب کے ہے کیونکہ پہلے تو سکشن (١) اور (٢) میں یہ کہتے ہیں کہ یہ قانون حیدرآباد پر لاگو ہوگا - یہ نارمل ہے - دوسرا سکشن تعریفات کی حدتک ہے - اسکے بعد (٢٢) ٹرایبیونل کے بارے میں اور ٣٤ رولس کے بارے میں ہے - ٣٦ پاور ٹو رموو ڈفیکلٹیز (Power to remove difficulties) ہے - یہ ٤ یا ٥ سب سکشنس ہیں ان کو فوراً لاگو کرنے سے کوئی مقصد حاصل ہونے والا نہیں ہے - رولس تو قانون کے لاگو ہونے کے بعد ھی بنتے ہیں - مثال کے طور پر رنٹ کنٹرول ایکٹ فوری نافذ ہوگیا لیکن یہ طے کرنے میں ١٠ - ١٥ دن لگ گئے کہ کنٹرولر کون ہوگا - اسطرح قواعد بنانے کا اختیار آج حکومت کو ہے - آپ قانون نافذ ہونے کے ١٠ - ١٥ دن کے بعد قواعد بناسکتے ہیں تو پھر پورے قانون کو کیوں معطل رکھنا چاہتے ہیں میں حکومت سے پوچھتا ہوں - اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ آپ قانون کو فوری طور پر لاگو کرنا نہیں چاہتے - اس لئے اس سے متعلق امنڈمنٹ پیش ہوئے ہیں - اسکو ڈھیل میں ڈالنے کی ضرورت نہیں ہے - اولا یہی ہونا چاہئے کہ قانون لاگو ہونے کے بعد سارے انعامس اکسٹنگوئش (Extinguish) ہوں -

اس تاریخ سے اس کے رائیٹس حکومت میں وسٹ (Vest) ہونگے - اسکے بعد کیا پروسیجر رھیگا یہ رولس میں طے کرسکتے ھیں - ٹریبیونلس اس قانون کو امپلیمنٹ کرنے میں آپ کی مدد کرینگے - آپ کیا کرنے والے ھیں شیر واضح ھے - اس لئے میں کہونگا کہ اس کو فوری طور پر نافذ کریں -

شری جی - سری راملو (منتھنی) :- اسپیکر سر - کلاز (۱) پر جو امنڈمنٹ میں دیا ھوں وہ وھی ھے جسکو معزز رکن نے بیان کیا ھے - اس کے بعد ایٹم ۱ اور ۲ کو نکالدینے کیلئے میرا امنڈمنٹ ھے - بل کی جان کلاز (۱) کے سب کلاز (۲) میں ھے - یہ نکالدیا جائے تو انعام کے بل کی ۱۴ آنے جان چلی جاتی ھے اور واقعی آٹھ نو لاکھ یکر جو انعام میں ھے اس میں سے ساڑھے تین لاکھ یکر چیریٹیبل اور ریلیجس انسٹی ٹیوشنس کے انعامات کو نکالدیا جائے - اور سرویسس میں لاکھ ڈیڑھ لاکھ جو ھیں وہ بھی نکالدئے جائیں تو پھر ایک تہائی حصہ ھی ایسا رھیگا جس پر آپ کا قانون لاگو ھوگا اور باقی دو تہائی حصہ پر یہ قانون لاگو نہیں ھوگا - ایسی صورت میں میں نہیں سمجھتا کہ اس قانون سے کیسے فائدہ پہنچیگا - اوس طرف کے آنریبل ممبر (ممبر فراھم سکندرآباد) نے اس قانون کے متعلق اپنی خوشی ظاھر کی - اور اپنی نیک تمنائیں اس قانون سے وابستہ کیں اور یہ کہا کہ فی الحال اس قانون سے جتنی بھی زمین مل سکے گی وہ ھم لے لینگے اور پھر اوس کے بعد آگے قدم بڑھائینگے - میں یہ کہونگا کہ ھم بھی اون ھی لوگوں میں سے ھیں جو عوام کو زیادہ سے زیادہ فائدہ پہنچانے کے متعلق سوچتے ھیں - چنانچہ یہی وجہ ھے کہ ھم چاھتے ھیں کہ یہ قانون تمام زمینات پر لاگو کیا جائے - اور جتنا بھی کیچڑ ھے وہ اس قانون کے ذریعہ نکال دیا جائے - آپ کو یاد ھوگا کہ ھم نے اب تک جتنی بھی لڑائیاں لڑی ھیں وہ ایک ھی طریقہ پر لڑی ھیں - جب کبھی ھم نے بھارت کی بھلائی کے لئے لڑائی لڑی اور ملک کا کوئی ایک آدھ گوشہ الگ تھلگ رہ گیا اور اوس کا فائدہ اوس کو نہ پہنچا تو ھم کو تکالیف ھوتی تھی - مثلا جیسا کہ حیدرآباد میں ھوا - بھارت جب آزاد ھوگیا تو پورے بھارت میں ترنگا لہرانے لگا اوس وقت ھمارے من میں بھی یہ تمنا تھی کہ حیدرآباد میں بھی یہ جھنڈا لہرائے - خود ھمارے رھنما پنڈت جواھر لال نہرو اور شری جے پرکاش نارائن نے اس کے متعلق یہ کہا تھا کہ بھارت کے بیچ کا یہ حصہ آزاد نہ ھونے کی وجہ سے ھم کو ایسی ھی تکلیف ھورھی ھے جس طرح پیٹ میں کچھ گڑبڑ ھونے کی وجہ سے جسم میں تکلیف ھوتی ھے اور جب تک آپریشن نہ ھو یہ بیچینی کم نہیں ھوتی - یہی حال آج گوا کا ھے - گوا کی آزادی کی متعلق ھم یہ لڑائی کیوں لڑرھے ھیں - اسی لئے لڑرھے ھیں کہ جس طرح بھارت کے تمام حصوں میں لوگ آزادی سے استفادہ کررھے ھیں اور اطمینان کی زندگی بسر کررھے ھیں اوسی طرح گوا کے عوام کو بھی زندگی بسر کرنے کا موقع ملے - اور بھارت کے دیگر حصوں کے لوگ آزاد ھونے کے بعد جس طرح آگے بڑھ رھے ھیں گوا کے لوگوں کو بھی آگے بڑھنے کا موقع دیا جائے - کیونکہ بہ حیثیت

همسایہ ہونے کے ہم کو اس چیز سے دکھ ہوتا ہے کہ ہمارا پڑوسی مصیبت میں رہے۔ چنانچہ اسی نقطہ نظر کو پیش نظر رکھ کر ہم اس بل کو بھی سوچتے ہیں ۔ لیکن آپ لوگ ایک الگ نقطہ نظر سے سوچتے ہیں اور اس کے علاوہ آپ جو بھی سوچتے ہیں وہ سفید ٹوپی کے اندر بند ہوکر رہ جاتا ہے ۔ ہم برائیوں کو دور کرنے کے لئے امنڈمنٹس لاتے ہیں اسمبلی میں چیخ و پکار کرتے ہیں لیکن اوس کا آپ پر کوئی اثر نہیں ہوتا ۔ اس بل کے ذریعہ آپ ریلیجس انسٹی ٹیوشنس اور چیریٹیبل انسٹی ٹیوشنس کے تحت زمینات حاصل نہیں کرنا چاہتے اور اون غریب کسانوں کو جو اس کیچڑ میں پھنسے ہوئے ہیں نکالنا نہیں چاہتے ۔ اس میں شک نہیں کہ آپ عام قولداروں کی بھلائی کے لئے قانون بنائے ہیں اون کے حقوق کی حفاظت کے لئے بل لا رہے ہیں اور ساڑھے تین لاکھ ایکر زمینات پر جو لوگ قابض ہیں اونکی بہتری کے متعلق سوچ رہے ہیں لیکن اون ہی کے آس پاس ایسی انعامات کی زمینات پر جو قولدار ہیں اور جن کی تعداد تقریباً دو لاکھ ہوسکتی ہے اون کے متعلق تو آپ نہیں سوچ رہے ہیں۔ یہ تو بالکل ویسا ہی ہے کہ جیسا کہ بھارت کی آزادی کے لئے ہم نے لڑائی لڑی لیکن بعض کونے چھوٹ گئے تھے اس طرح اس میں بھی بعض کونے چھوٹ جا رہے ہیں۔ نظام کی اندھیری کوٹھڑی کے اس نشان کو ختم کرنے کی طرف آپ قدم نہیں بڑھا رہے ہیں۔ نظام تو راج پرمکھ کی حیثیت سے رہیں گے ۔ راج پرمکھ کا انسٹی ٹیوشن ختم کرنے کے لئے آپ کو کھٹ کھٹ کرنا ہی پڑیگی کیونکہ کا نسٹی ٹیوشن کے ذریعہ آپ نے اپنے اطراف جو خندق کھود لی ہے اوسی کا نتیجہ ہے یہ انسٹی ٹیوشن باقی ہے ۔

شریمتی آشا تائی واگھمارے (ویجاپور) :— اس کا امنڈمنٹ سے کوئی تعلق نہیں ہے ۔

شری جی سری راملو :— اس وجہ سے میں عرض کروں گا کہ یہ پرانا نشان ہے اس کو نکال دیجئے ۔ ورنہ اس کا سائکالوجیکل افکٹ برا ہوگا ۔

شریمتی آشا تائی واگھمارے :— امنڈ منٹ کا اس سے تعلق نہیں ہے ۔

مسٹر چیرمن :— اون کو کہنے دیجئے۔

شری جی ۔ سری راملو :— تو جب تک اس پرانے نشان ''انعام،، کو ہم نہیں نکالینگے ہم آگے نہیں بڑھینگے ۔ اس نام کے رہنے کی وجہ سے رعایا پر ایک سائکالوجیکل افکٹ ہوتا ہے ۔

مسٹر چیرمن :— خالی کوٹھڑی کے لئے نہیں بلکہ چراغ لگانے کے لئے انعام دیا جاتا ہے ۔

شری جی ۔ سری راملو :— یہ جو پرانا نشان ہے اسکو نکالدیا جانا ضروری ہے ۔ اگر آپ اس نام کو نہیں نکالینگے تو ہماری رعایا سمجھنے سے یہ قاصر رہے گی کہ ہماری آگسٹ اسمبلی میں ہمارے کیا حقوق معین کئے جاتے ہیں ۔ ہمارے ریوینیو منسٹر ہمارے لئے

کسی قسم کی دوڑ دھوپ کرتے ھیں۔ وہ ھمارا کیا بیچ بچاؤ کرتے ھیں ۔ اس لفظ '' انعام ،، کے رھتے ہوئے آپ رعایا سے خواہ لاکھ مرتبہ ھی کیوں نہ کہیں کہ اب تم سے بیٹی نہیں لیجائیگی۔ اب تم کو ستایا نہیں جائےگا لیکن وہ یقین نہیں کر سکیں گے۔ اوسکے علاوہ آپ کے جو آفسرس ڈی ۔ ایس ۔ پی وغیرہ ہونگے اس پر عمل نہیں کرینگے ۔ یہ میرا تجربہ ھے ۔ اگر کوئی میرے ساتھ چل کر دیکھیں یا خود آنریبل ریوینیو منسٹر چل کر دیکھیں تو معلوم ہوگا کہ میرا کہنا صحیح ھے ۔ انعام کے رھتے ہوئے آپ رعایا کو کتنا ھی سمجھائیں وہ یہی کہینگے کہ بیٹی میں کام کرنا ھمارا فرض ھے ۔ اون کے دماغ سے یہ چیز نکالنا مشکل ھے ۔ اس لئے میں یہ کہوں گا کہ جب تک یہ پرانا نشان رھیگا وہ لوگ اپنے کام کی اجرت مانگنے کی جرأت نہیں کر سکینگے ۔ کیونکہ یہ انعام آڑے آئیگا ۔ اگر آپ اس کو نکالدینگے تو آپ کو نقصان بھی نہیں ہوگا ۔ یا اگر آپ چاھتے ھیں تو اون لوگوں کی تنخواہ مقرر کردیجئے ۔ اس کے لئے بجٹ میں رقم پرووائڈ (Provide) کرسکتے ھیں ۔ لیکن جب تک '' انعام ،، موجود رھیگا تب تک بیٹی بند نہیں ہوگی ۔ اگر چیریٹیبل اور ریلیجیس انسٹی ٹیوشنس کے انعامات کو باقی رکھینگے اور دوسرے انعامات کو ختم کرینگے تو لازمی طور پر رعایا یہ سوچنے پر مجبور ہو جائےگی کیوں ھم کو بھی وھی حقوق حاصل نہیں جو ھمارے آس پاس کے لوگ پارھے ھیں۔ قانون لگنداری میں بھی ان اراضیات کے قولداروں کا تصفیہ نہیں کیا گیا اور اگر اس قانون کے ذریعہ بھی اونکے حقوق معین نہیں کئے جائینگے تو پھر کہاں پر اون کے حقوق ملینگے خدا ھی جانتا ھے۔ سرویسز انعام کے بارے میں میرا خیال یہ ھے کہ اون لوگوں کو تنخواہ مقرر کردیجائے ۔ یا ایسی زمینات پر اون کا مالکانہ حیثیت سے قابض ہونے کا حق دیا جائے تب ھی یہ پرابلم (Problem) حل ہوگا ۔ آپ جس دائرہ کے اندر رہ کر پرابلمس کو حل کرنیکی کوشش کرتے ھیں اوسکی وجہ سے بجائے حل ہونے کے پرابلمس بڑھتے جاتے ھیں ۔ میں یہ کہوں گا کہ آلٹرنیٹ (Alternate) طریقہ یہ ہو سکتا ھے کہ اون لوگوں کو تنخواہ دی جا سکتی ھے۔ ایشور کے نام پر جو زمین ھے اگر سرٹیفیکیٹ نہ بھی ملے تو صبح تک خود ایشور سرٹیفیکیٹ دلا دیگا اس لئے میں یہ کہوں گا کہ اگر آپ اون غریبوں کے حقوق کی حفاظت نہیں کرینگے جو اون انعامی اراضیات پر کاشت کرتے ھیں جو چیریٹیبل انسٹی ٹیوشنس کے تحت ھیں تو گویا آپ ایشور بھگتی کے مغائر جارھے ھیں ۔ چیریٹیبل انسٹی ٹیوشنس کی انعامی اراضیات پر کاشت کرنے والے قولداروں کو آسمان اور زمین کے بیچ معلق نہیں لٹکایا جا سکتا ۔ اون کو بھی کوئی حقوق ملنا چاھئیے ۔ کیونکہ وہ بھی اکچول ٹلر (Actual Tiller) ھیں ۔ میں یہ بھی کہونگا کہ جسطرح ایک شخص نے حیدرآباد کو ہندوستان سے الگ رکھنے کی کوشش کی اور خود نیست و نابود ہوگیا اوسی طرح جو لوگ ان قولداروں کو دوسرے قولداروں سے الگ رکھنے کی کوشش کرینگے وہ بھی نیست و نابود ہوجائینگے ۔

مسٹر چیرمن :۔ اس کے متعلق کوئی امنڈمنٹ نہیں ھے ۔

شری جی - سری راملو :- ہماری بھی نیک تمنائیں آپ کے بل کے ساتھ ہیں. لیکن اوس میں جو خامیاں ہیں دور ہونی چاہئیں - اس قانون کو نافذ کرنے کی تاریخ کی صراحت اس بل میں نہیں ہے - بلکہ یہ کہا گیا ہے کہ سکشن ۱-۲-۲۲-۳۴ اور ۳۶ فوراً نافذ ہونگے اور باقی دفعات کے متعلق کوئی ملت نہیں ہے - سکشن (۲) کا تعلق تعریفات سے ہے - جس میں اراضی انعام - قابض قدیم وغیرہ کی تعریف کی گئی ہے - میں کہوں گا کہ تعریف سے متعلق سکشن کو فوراً نافذ کرنے سے کیا فائدہ ہوگا - تعریف ہر حال میں اپنی جگہ باقی رہتی ہے - قابض بہرحال قابض رہیگا چاہے آپ قانون بنائیں یا نہ بنائیں - دفعہ (۲۲) ٹرایبیونل کے تقرر وغیرہ سے متعلق ہے - دفعہ (۳۴) اور (۳۶) رولس بنانے اور اگر کچھ ڈفیکلٹیز (Difficulties) پیدا ہو جائیں تو اون کو دور کرنے کے متعلق ہے - آپ نے اس قانون میں یہ رکھا ہے کہ صرف یہ چار دفعات فوراً نافذ ہونگے - میں یہ کہوں گا کہ جب پورا بل نافذ نہیں ہو رہا ہے تو پھر محض اون دفعات کے نافذ کرنے کا کیا فائدہ ہے جو تعریفات وغیرہ سے متعلق ہیں - تعریف اپنی جگہ قائم رہیگی - سورج کو سورج بولنے کی ضرورت نہیں ہے - چاہے آپ کہیں یا نہ کہیں وہ اپنی جگہ سورج رہیگا - اب اس کے بعد گریا آپ کے بل میں سرپور پیپر ملز کے چار کاغذات رہ جاتے ہیں - اس سے کیا فائدہ ہوگا - آپ اس سلسلہ میں کوئی ٹھوس چیز لائیے - تاکہ کام پورا ہوسکے - روپیہ میں صرف چار آنے کی بات آپ کیا کرتے ہیں اور وہ بھی اس طرح کے بعض پر اس کا عمل ہوگا اور بعض پر نہیں ایسا نہیں کرنا چاہئیے کیونکہ کاشتکار یا قولدار چاہے عام ہو یا چیریٹیبل انسٹی ٹیوشن کی اراضیات پر کاشت کرنے والے ہو دونوں بھی محنت کش ہیں - اون کو بھی برابر حقوق ملنا چاہئیے یہ آپ کا کام ہے کہ اون کو بھی حقوق دیں چونکہ اس بل میں ایسا نہیں ہے اس لئے میں موور آف دی بل سے اپیل کرونگا کہ وہ اس بل کو ودھ ڈرا (Withdraw) کرلیں -

श्री. देवीसिंग चौहान (औसा) :—अध्यक्ष महोदय, आज जो बिल हाउस के सामने लाया गया है, वह बिलकुल प्रैक्टीकल (Practical) है, लेकिन यहां पर जो बातें की गयीं उनें——

Shri M. Buchiah : On a point of order, Sir. Three Members who moved amendments are not given chance to speak.

Mr. Chairman : Is there any such case ?

Shri M. Ram Reddy : I have moved an amendment but I could not speak, till now.

Mr. Chairman : I shall give the hon. Member a chance afterwards.

श्री. देवीसिंग चौहान :—जो बहस यहां पर अबतक की गयी उससे यह जाहीर होता है कि इस बिल के यहां लाने का जो मकसद था उसकी तरफ मेंबरोने ख्याल नहीं किया। कभी ऑनरेबल

मेंबुर्स नें अपनी तक़रीर में अिस बिल पर बहुत कडी तनकीद की। लेकिन अुन्हों नें जो बहस की वह बे मौक़ा थी। अिस तरह की तनकीद करने का कोअी महल नहीं था। जब टेनंसी बिल लाया गया अुस समय की बहस ही आज फिर यहां पर की जा रही है। वह बेमहल और बेमौक़ा है। ऑनरेबल मेंबर जिस पक्ष के हैं अुस पार्टीने दूसरे स्टेट में अिस तरह के बिल लाये हैं। वह भी हमारे कानून से बहुत आगे नहीं है। वहां पर आपने गंगा नहीं बहाअी। वहां पर आपने क्या तीर मारा है? बात यह है कि जो भी तनकीद करें और गव्हर्नमेंट को जो सजेशन दें वह कंस्ट्रक्टिव्ह (Constructive) होनी चाहिये। यहां पर अिस बिल के क्लॉज दो में जो अमेंडमेंट लाये जा रहे हैं वह दो अकसाम में तकसीम हैं।

पहले यह है कि जो बिल गव्हर्नमेंट ला रही है अुसे फौरन नाफिज किया जाय। अिस तरमीम से अेक हदतक में मुत्ताफीक हूं। मेरी भी राय है कि यह कानून पास होते ही नाफीज करना मुनासिब होगा। और मैं अनुमोद करता हूं कि जो अमेंडमेंटस आअी हैं अुनमें से जो मुनासिब हों वह ऑनरेबल मिनिस्टर मंजूर करलेंगे। यह बिल जरीदे में शाया होते ही नाफिज किया जाय तो तमाम काम अुतनाही आसान होता है और आसानीसे किया जा सकता है जितना की आप नोटिफिकेशन के जरियेसे करना चाहते हैं। अिस लिये यह अमेंडमेंट ॲक्सेप्ट (Accept) होनी चाहिये। मैं समझता हूं कि ५ नंबर की अमेंडमेंट अिबारत और कानूनी अलफाज के लिहाज से ज्यादा मौजूं है। अुसे मंजूर किया जाय तो मुनासिब होगा।

दूसरी अमेंडमेंट्स कुछ अिनामी अराजियांत जो अिस बिल में नही लाये गये हैं, वह लाने के बारें में हैं। अिस कानून के दायरे से जिन जमिनांत को अलग रखा गया है वह दो किसम के अिनामात हैं। अेक अैसे अिनामात हैं, जो कि मजहबी अगराज के लिये दिये गये हैं, जैसे कि मंदिर, मसजिद, दर्गाह आदि के लिये और दूसरे किसम के जो अिनामी अराजियांत हैं वह किसी खिदमत के अंजाम देने के सिले में दिये गये थे। मैं यह अर्ज करना चाहता हूं कि जो मजहबी अिनामी अराजियात हैं अुन्हे अिस वजह से अिस कानून में नही लाया गया कि अुनके बारें में हमारे सामने जरूरी मवाद नही है। जो मवाद है अुसपर कोअी निर्णय करना तो गलत होगा। अिस ख्याल से आज अिस कानून में अिन्हे शामील नही किया गया। मजहबी अिदारे मुंतशर होंगे। अिस लिये अुन्हे आज अलग ही रखा गया है। कुछ अरसे के बाद जब अिनका मवाद मिलेगा तो अिन्हे अिस कानून की जद में लाया जा सकता है। लेकिन आज अधूरे मालूमात पर अिन्हे अिस कानून मे लाना मुनासिब न होगा।

श्री. व्ही. डी. देशपांडे :—आज अिसे १ साल से ज्यादा अर्सा हो गया है, फिर भी हुकूमत अिसके बारें में मवाद हासिल क्यों नहीं कर सकी?

श्री. देवीसिंग चौहान :—यह मवाद हासिल होने पर ही अिसपर गौर किया जा सकता है। लेकिन ऑनरेबल मेंबर की राय से मैं भी मुतफिक हूं। हमारा भी यह ख्याल है कि अिसका मवाद हुकूमत को अिसकें पहले ही अिकट्ठा कर के हाअुस के सामने रखना चाहिये था। लेकिन अबतक अिसेहमारे सामने नहीं रखा है। हुकूमत को अिसके बारें में जल्दसे जल्द मवाद हासिल करना चाहिये और अुसे हाअुस के सामने रखना चाहिये ताकि हम यह जान सकें कि मंदिर मसजीद और दर्गा अैसे जो मजहबी अिदारे हैं अुनके पास कितनी जमीन है। लेकिन आज अुसका पूरा पिक्चर

हमारे सामने नही है। पहले अिसके लिये मवाद हासिल किया जाना चाहिये। हुकूमत को अिसकी तरफ तुरंत ध्यान देना चाहिये।

अिस बिल में आज देशमुख और देशपाडों की अिनामी जमीन को लिया गया है। अुनके अिनामात को अिस कानून में लाया जाय तो अैसे लोगों का ज्यादा नुकसान नहीं होगा क्यों कि वह अिनाम बिलकुल मुफ्त हासिल हुये हैं। हमारे सामने मजहबी अिदारोंके अिनामात का पूरा मवाद नहीं हैं। वह हासिल होने पर अुन अिनामात को भी बरखास्त किया जा सकता है। अुनके लिये मुतबादिल सूरत पैदा करना जरूरी है। मजहबी अिदारों के पास काफी जमीनात हैं, वह कितनी हैं, और अुन्हें माआविजा कितना देना पडेगा, अिसका मवाद आज हमारे सामने नहीं हैं। अिस लिये हुकूमत कोओ कदम नहीं अुठा सकती। अिस लिये मैं समझता हूं कि अिन दोनो किसम के।अनामात के बारें में पूरे स्टॅटिस्टिक्स जल्द से जल्द मोहिया किये जायें अुसके बाद ही अिस पर पूरा गौर किया जा सकता है। हमरा मनशा यह नही है कि जो मजहबी अिदारे हैं, जैसे देवल मसजीद, दरगाह आदि को अिस अिनाम अॅबॉलिशन के कानून से अलग रखा जाय, लेकिन आज की अिस हालत में अिन्हे कानून की जद में लाना ठीक न होगा। अिस लिये मैं हुकूमत से अपील करता हूं कि अिसके बारें में जल्द से जल्द मवाद मोहिया किया जाय। दूसरे स्टेटों में अिसके बारें में पहले ही से मवाद मौजूद था अिस लिये वे अुसपर कानून बना सके।

شری بی - ڈی - دیشمکھ (بھوکردن - عام) :— لیکن مواد نہ ملنے سے قانون سازی میں کیا رکاوٹ پیش آرہی ہے ؟

श्री. देवीसिंग चौहान :—मैंने तो अिसके बारें में पहले ही अर्ज किया है।

شری ایم - رام ریڈی :— مسٹر اسپیکر سر - میرا امنڈمنٹ کلاز ۱ ، سب کلاز ۲ سے متعلق ہے - قبل اسکے کہ میں اپنے امنڈمنٹ سے متعلق کچھ کہوں میرے پیشرو مقرر نے جس جانب اشارہ کیا ہے کہ " آپ نے کونسا تیر مارا "، میں اسبارے میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ آپ نے کونسا تیر یا برچھا مارا - آپ کا مینی فسٹو (Manifesto) دیکھئے - آپ نے اوس میں کئے ہوئے وعدوں کو کس حد تک پورا کیا ہے - میں کہونگا کہ اوسکا عشر عشیر بھی آپ نے پورا نہیں کیا - آپ اپنی صورت آئینہ میں دیکھئے - میں اسبارے میں زیادہ الجھنا نہیں چاہتا کیونکہ مجھے اپنے امنڈمنٹ پر آنا ہے - وہ امنڈمنٹ یہ ہے کہ جلد اس ایکٹ کو عمل میں لایا جائے - اوسکے الفاظ یہ ہیں -

"This Act shall come into force at once."

میرا مقصد یہ ہے کہ یہ جو ایکٹ بنایا جا رہا ہے اس سے عوام کا کوئی خاص فائدہ نہیں ہو رہا ہے اور اسکو صحیح طور پر روبعمل نہیں لایا جا رہا ہے - ٹیننسی ایکٹ سے متعلق ہمارا تجربہ ہے - اسکے متعلق بڑی بڑی لمبی چوڑی تقریریں ہوئیں مگر میں پوچھتا ہوں کہ سیلنگ کو مقرر کرکے سرکاری روپیہ ہضم کرکے کتنے ایکر زمین اکوائر (Acquire) کی گئی - معمولی طور پر جو دقتیں اور تکالیف محسوس ہوتی ہیں انکی طرف دھیان دینا چاہئے - عام طور پر زمیندار انعامدار اور اس قسم کے

پڑھے لکھے لوگ اسکی کوشش کرتے ھیں کہ کوئی قانون آنے سے پہلے اوس کی زد سے بچنے کے لئے جو تدابیر اختیار کی جاسکتی ھیں اختیار کی جائیں - آپ قانون بناتے ھیں اور اسکے خلاف وہ ری ایکٹ (Re act) کرتے ھیں اور دوسرا قانون بنالیتے ھیں - آپ نے قانون بنایا سیلنگ مقرر کی اسکے ساتھ ھی لوگوں نے اپنی بیوی بچوں کے نام اپنی بہو کے نام اور اپنے دوسرے عزیزوں کے نام اراضیات منتقل کرنا شروع کردیا - رجسٹریاں ھونے لگیں - آج ھزاروں ایکر زمین میں سے ایک ایکر زمین بھی آپ نہ لے سکے - سکشن ۳ میں جو چیزیں آپ نے رکھی ھیں جملہ انعام -

"They will vest with the Government."

جو انعامدار محسوس کرتے ھیں کہ فوری قانون کو عمل میں لایا جائے تو ھمارے حقوق نہیں رھیں گے اسلئے وہ اسکی کوشش کرینگے کہ نفاذ سے پہلے ھم کچھ نہ کچھ کرلیں - کوئی انعامدار اراضیات بیع کرنا ھے اور بہت سے اس قسم کی دلالی کا کام شروع کر دینگے - ۹۹ فیصد آبادی ھمارے ملک کی غیر تعلیمیافتہ ھے وہ آپکے قانون کو نہیں سمجھ سکے گی تاوقتیکہ قانون کو جلد عمل میں نہ لایا جائے انکو فائدہ نہیں ھوگا - مثال کے طور پر لیجئے - اس قانون میں پروٹکٹڈ ٹیننٹ - نان پروٹکٹڈ ٹیننٹ - پرمیننٹ ٹیننٹ کی آپ نے تعریف کی ھے - یہاں پروٹکٹڈ ٹیننٹ کے حقوق کو زائل کرنے کے لئے نان پروٹکٹڈ ٹیننٹ کو پیدا کرنے کے لئے بیدخل کرینگے اور انکے حقوق کو باطل کرنے کی کوشش کرینگے - اسپلیمنٹیشن (Implementation) میں کسی طرح کی گڑبڑ نہو اسلئے اسکو فوری روبعمل لانا چاھئے - پریسیڈنٹ (President) کے کنسنٹ (Consent) کے لئے دو تین ماہ کی ضرورت ھوگی - اسکے بعد ٹریبیونل کو بنانے میں کوئی دقت نہیں ھے - واقعی اگر آپ کی نیت فاسد نہیں ھے تو آپکو چاھئے کہ اسکو آپ فوری عمل میں لائیں - اتنا کہتے ھوئے میں امید کرتا ھوں کہ میرے اس امنڈمنٹ کو قبول کیا جائے گا -

The House then adjourned till Half past Two of the Clock, on Friday, the 27th August, 1954.
